جامِ کرن



راجہ کرن پرشاد رئیس الشعرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

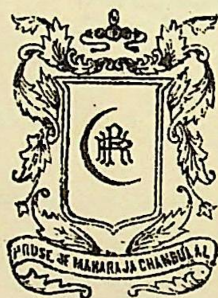
CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جامِ کرن

وہسکی نہ برانڈی ہے نہ جن ہے نہ شری ہے
ساغر میں اتر آئی میرے لال پری ہے



راجہ کرن پرشاد رئیس الشعراء

کندن باغ
بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن

سنہ ۱۹۶۳ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قیمت

ایک روپیہ

مطبوعہ

ویرما ادیب پریس مکرم جاہی روڈ

حیدرآباد دکن آندھرا پردیش

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

۲۷ نومبر ۱۹۵۴ء

کوہان
سوماجی گوڑہ حیدرآباد

مُحبّی و مکرمی راجہ کرن پرشاد بہادر زاد لطفکم

تسلیم! میں یہ تو جانتا تھا اور حیدرآباد میں کون نہیں جانتا کہ مہاراجہ چندو لعل بہادر کے خاندان کے آپ ایک درخشاں ستارے ہیں اب آپ کے منتخب نظموں اور غزلوں کو پڑھتے ہی سب سے پہلے دل میں جو آواز نکلی وہ یہ تھی کہ میدان علم و ادب میں ہمارے راجہ صاحب چھپے رستم نکلے۔ اللھم زِد فزِد۔ اللہ کرے زور سخن اور زیادہ

خاکسار

لیاقت جنگ
وزیر فینانس سلطنت آصفیہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دسمبر ۱۹۵۷ء

از قلم دام اقبالہ

عالیجناب معلّے القاب راجہ مہندر پرتاپ

آریان پیشوا

راجہ کرن پرشاد صاحب حیدرآباد کے رئیس ہیں جاگیردار تھے اب تو خود نظام ہی حکمران نہیں رہے تو ان کے درباری کیسے رہتے۔ نہیں رہے مگر ہیرا اگر تاج میں نہ بھی رہے خاک میں مل جائے تو بھی چمکے گا وصف ذاتی گم نہیں ہو سکتا نہیں ہوا ہمارے مہربان راجہ صاحب چمک رہے ہیں اس گرمی میں مسوری تشریف لائے تو اپنے کچھ کلام۔ مجھے عطا فرمائے حیدرآباد کا تو وہ عجیب رُوتا لکھا ہے کہ سنگ بھی رو جائے گر میں یہاں ایک اور غزل پیش کرتا ہوں۔

عجیب راز ہے دنیا کا کارخانہ بھی

چلانے والے کی صورت نظر نہیں آتی

وغیرہ

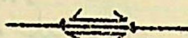
CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"نِروان"



بجلیوں کی مسکراہٹ بادلوں کے قہقہے
دل کے بہلانے کا ساماں بن گئے ہیں زرا لے

شعلہ آتش فشاں میرے لئے برسات ہے
چاندنی چھٹکی ہوئی گویا اندھیری رات ہے

شورِ محشر میں سکونِ جاوداں پاتا ہوں میں
آجکل طوفان سے دل اپنا بہلاتا ہوں میں

دشت و صحرا اب نظر آتے ہیں مجھ کو سبزہ زار
جس کو کہتے ہیں خزاں میری نظر میں ہے بہار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آہ و نالے بن گئے ہیں راگنی میرے لئے
زہر کا پیالہ ہے گویا چاشنی میرے لئے

دامن صد تار میرا بن گیا ہے اب حریر
باعث تسکین دل میرے لئے ہوتا ہے تیر

اے کرن سوچو تو آخر کیا سے کیا تم بن گئے
ہم سمجھتے ہیں کہ تم قطرے سے دریا بن گئے



(سکہ ماضی حال)

کہتے ہی (O.S) چلے آتے تھے وہ
(I.G) کہہ کر بھی یہہ آتے نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشعار

گھٹائیں چھا رہی ہیں آسماں پر
نہیں معلوم برسینگی کہاں پر

کماں سے تیر تو نکلا ہے لیکن
یہہ تب جانیں کہ لگ جائے نشاں پر

نظر رہتی ہے کیوں غیروں کی آخر
ہمارے ہی وطن ہندوستاں پر

نہ پا کر خط ترا ہو کر پریشاں
برس پڑتا ہوں میں چھٹی رساں پر

وہ جھنجھلا کے یوں عاشق سے بولے
پڑیں پتھر ترے دردِ نہاں پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

قسم خدا کی نمونہ ہو ایک قدرت کا
کوئی جواب نہیں ہے تمہاری صورت کا

میرا تو ہے یہی مشرب کہ پوجتا ہوں اُسے
میری بلا سے پجاری ہو کوئی مورت کا

تکان بھی نہ ہو محسوس راستہ کٹ جائے
سفر میں ساتھ جو مل جائے خوبصورت کا

کریں وہ کس لئے فردوس کی تمنائیں
یہیں پہ مل گیا سامان جن کو جنت کا

دیا جو ہاتھ میں قاصد نے لا کے خط اِن کا
رہا نہ کوئی ٹھکانہ ہماری حیرت کا

پلک جھپکتے گئے بیت دن خوشی کے کرن
زمانہ کیوں نہیں کٹتا میری مصیبت کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

جانتا ہوں میں جو ان کا طور ہے　　میرے ارمانوں کی دنیا اور ہے
وہ نہ مسجد میں نہ مندر میں نہاں　　میرے عیسیٰ کا کلیسا اور ہے
غوطہ زن ہوتے ہیں جس میں نامور　　ڈھونڈنے والو وہ دریا اور ہے
ہو گیا ڈس مس (Dismiss) سمجھتے ہیں یہ لوگ
کیس (case) میرا اُن کے زیر غور ہے
جسکو ہم ہیرا سمجھتے تھے کرن　　گو چمکتا ہے مگر بلور ہے

اشعار

بیوفا دل ہی ہو گیا اپنا کس سے اُمید اب وفا کی کروں
کس کی آخر کروں شکایت میں دل کی یا اپنے دلربا کی کروں
بت سے میں نے خدا کو پہچانا　　بت کی پوجا کروں خدا کی کروں
کس کے جادو کی میں کروں تعریف　　ہاتھ کی اسکے یا حنا کی کروں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

فاش جب راز نہانی ہو گیا
شرم سے میں پانی پانی ہو گیا

دل ہمارے چھیڑتے ہو رات میں
تم کو کیا آخر یہ جوانی ہو گیا

لوٹتا سب کو جوانی میں رہا
جب ہوا بوڑھا تو دانی ہو گیا

باغ شالامار کا اپنے لئے
اک فسانہ اور کہانی ہو گیا

زندہ دل آخر کرن ہو اسلئے
یہہ بڑھاپا بھی جوانی ہو گیا

غزل

روشن ہم جن کا نام کرتے ہیں وہ اندھیرے میں کام کرتے ہیں

ملتے ہیں غیر سے وہ ہنس ہنس کر
ہم سے وہ کب کلام کرتے ہیں

دوست ہو یا کہ اپنا دشمن ہو
ہم تو سب کو سلام کرتے ہیں

سنتے ہیں رام راج آہی گیا
ہم بھی اب رام رام کرتے ہیں

ترچھی نظروں سے دیکھ کر وہ کرن
کام دل کا تمام کرتے ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

دیکھتے ہی مسکرا دیتے ہیں — جان آجاتی ہے میری جان میں
ایک سناٹا چمن میں تھا مگر — کہہ گئی آخر صبا کیا کان میں
دام ہم سے ساقیا مئے کے نہ پوچھ — لے لے جو آئے تیرے ایمان میں
علم و فن اور مال و زر کس کام کے — آدمیت گر نہ ہو انسان میں
اک کسک رہ رہ کے اٹھتی ہے کرنؔ
کیونکہ تھی سسرال پاکستان میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

پورٹ ہیکر آج مس ریحانہ نے
دے دیا ہم کو ہنسی کا پاسپورٹ

لمبی ڈاڑھی دیکھ کر ہلتی ہوئی
ہنستے ہنستے ہوگئی وہ لوٹ پوٹ

Prohibition پہ پیئے جاتا ہے شیخ
ایک دن ہو جائے گی اسکی رپوٹ

مختصر ہوتا گیا اتنا لباس
رہ گئی پتلون رخصت ہو کے کوٹ

دم سے نہرو کے نظر آتے ہیں آج
زعفران کے کھیت اور پریہ ہاؤس لوٹ

ہیں ترقی پر ہماری صنعتیں
اب تو بننے لگ گئے گھر گھر ہیں لوٹ

ہیں کنول کے پھول سے نازک کہیں
دیکھو لے بھونرا نہ تیرے سرخ ہونٹ

بات کرنا ان سے کچھ آساں نہیں
باتوں باتوں میں وہ کر جاتے ہیں چوٹ

ظاہر صاف باطن ہو کرن
دوست وہ ہے جسکے دلمیں ہو کھوٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

بنا کے ہاتھوں سے اسنے اپنے میرا مقدر بگاڑ ڈالا
چمک رہی چاندنی تھی باہر ہوا نہ گھر میں میرے اجالا

بہت دنوں سے ترس گئے تھے ہنسی نہ آتی تھی ہمکو بالکل
سنو یہ اسکی ستم ظریفی ہنسا ہنسا کر کے مار ڈالا

کھلا ہے میخانہ اور نہ ساقی ہی جام سے لیکے آ رہا ہے
یہ پینے والے جو پی رہے ہیں یہ انکا پینا بھی ہے نرالا

نہیں ہے کچھ اعتبار دل پر ہوا ہوں آپے سے اپنے باہر
یقین مانو کہ میں نے دل کو بہت سنبھالا بہت سنبھالا

ترس گئے انتظار کرتے یہ کہہ کے سمجھاتے اپنے دل کو
کبھی تو وعدے کو اپنے پورا کرینگے آخر جناب والا

کدھر ہیں ڈرتا ہوں بیٹھنے سے کچھ ایسے لوگوں کی صحبتوں میں
کہ باتوں باتوں میں دوستوں کو کبھی سرا یا کبھی اچھالا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وزیر اعظم ہند

نام روشن ہے دنیا میں تمہارا نہرو جسکو دیکھو وہی کہتا ہے ہمارا نہرو

نام گاندھی کا ہے دنیا میں زبان پر سب کے
سب کا پیارا تھا وہ اور اس کا ہے پیارا نہرو

باپ بھارت کا چمکتا ہوا موتی تھا اگر
یہ جواہر تو ہے اک تارہ نہرو

ڈوب ہی جاتا تھا بس ڈل میں ہمارا کشمیر
وقت پر آ کے نہ دیتا جو سہارا نہرو

دخت رز آئی اتر کر نہ تیرے شیشے میں
دیس میں اب تو بہا دور کی دھارا نہرو

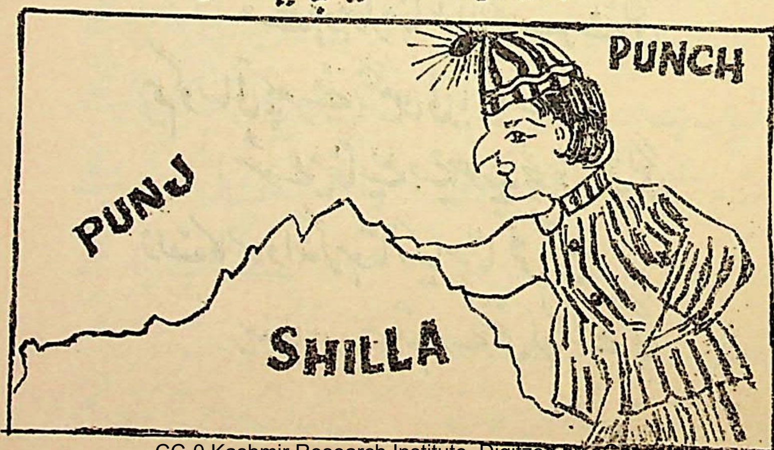
یاد مینن نے دلائے مجھے محمود و ایاز
کھا کے غش گرنے لگا بھی تو پکارا نہرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لندن پنچ نے ایک پورے صفحہ کا کارٹون شائع کیا تھا جس میں وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کی دو رخی تصویر تھی ایک طرف وہ کشمیر سے مخاطب تھے اور ہاتھ میں چھرا تھا دوسری طرف مصر سے مخاطب تھے اور ہاتھ میں کبوتر تھا میرے لئے یہ پنچ کا مذاق ناقابل برداشت تھا چنانچہ میں نے اس کے جواب میں ایک کارٹون بنایا اور یہ شعر موزوں کیا ؎

شیلا کے معنی پتھر کی چٹان کے بھی ہیں اب punch کا چ۔ ج سے تبدیل ہو گیا اس پر punch صاحب کی چونچ دار ناک کچھ معنی دار و ؎

punch نہرو کا اڑائے اب مذاق
ناک رگڑے گا شیلا پہ ایک دن۔



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

عشق کے سانچے میں پتلی حسن کی ڈھلنے لگی
شمع پروانے کو جلتا دیکھ کر جلنے لگی

خاک پا اس گلبدن کی اب نہیں لاتی نسیم
یہہ ہوا کیسی چمن آج کل سے چلنے لگی

سرخرو بننے کا اس کو راز جب ہاتھ آ گیا
مست ہو ہو کر حنا تلوون پر سر ملنے لگی

ہم کو ساقی پھر مئے رنگین کی یاد آنے لگی
سوئے میخانہ چلے جب دھوپ کچھ ڈھلنے لگی

زلف کا سودا نہ گر ہوتا تو کیا ہوتا نثار
یہہ بلا سر سے تمہارے تھی کہاں ٹلنے لگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منصوری کے ایک تصویر خانہ میں ڈیرہ دون کے ایک کہنہ مشق مصوّرہ نے ایک قد آدم تصویر ایک حسینہ کی بنا کر اس کی نمائش کی تھی جو دروازہ میں کھڑی ہوئی کسی کی راہ دیکھ رہی تھی۔ مصوّرہ نے مجھ سے یہ کہا دیکھئے یہ آپ صاحبوں میں سے کسی کی طرف بھی نہیں دیکھ رہی ہے میں نے دوسری ملاقات میں اس غزل کا دوسرا شعر اُنکے ملاحظہ میں پیش کیا جس کو اُنہوں نے پسند کیا اور اس تصویر پر لکھ کر آویزاں کر دیا۔

غزل

وہ کر رہا ہے ہر اک لحظہ بیقرار مجھے
تباؤ آئے تو کیونکر بھلا قرار مجھے

سما رہا ہے نظر میں یہ کوئی تو ضرور
بتا رہی ہے تیری چشم انتظار مجھے

عجب نہیں کہ پہنچ جاؤں اپنی منزل تک
اُڑا کے لے تو چلا ہے کہیں غبار مجھے

تو پاک رہنے دے آلودگی سے ہر خدا
بہت عزیز ہیں کشمیر کے چنار مجھے

مقابلہ میرے دل کا کریگا کیا کوئی
بتا تو دے کوئی دل اتنا داغدار مجھے

وہ آئے اور ہوئی زندگی نئی پیدا
خزاں میں آنے لگی اب نظر بہار مجھے

خیال یار میں وہ محویت کا عالم تھا
دکھائی دے مجھ کو خیابان مرغزار مجھے

وہ کر کے توبہ چلے جا رہے ہیں میخانے
کرن کے دل کا نہیں ہے اعتبار مجھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اشعار

اَے مُصوّر کیا خدا بن جائے گا
جان تو نے ڈال دی تصویر میں
وصف اس کے ہو نہیں سکتے بیان
اور نہ آسکتے ہی ہیں تحریر میں
چھن گئی جاگیر اسکا غم ہی کیا
شاعری جب مل گئی جاگیر میں

اشعار

کھول ڈالا اسکا (Bow) میں نے جو آج
(Tie) وہ میرے گلے کی بن گئی
سیر کرنے کا ہوا جب اس کو شوق
چھوڑ کر شوہر کو وہ لندن گئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

کعبہ روم نہ سوئے صنم خانہ میروم — در خانۂ دل جلوۂ جانانہ می کنم
از انتہائے فکر کسے ابتدا کنم — حق را بیان بہ صورت افسانہ میکنم
پابندی نماز و وضو ترک کردہ ام — سجدہ بہ پائے ساقی میخانہ میکنم
واعظ بشوق کن ہمہ تن انتظار حشر — من انتظار ساقی و پیمانہ میکنم
ساغر بدست راست مصحف بدست چپ — کارے کہ میکنم ہمہ فرزانہ میکنم

کیپٹن شکلا جی سے ۱۹۵۹ء میں مسوری میں ملاقات ہوئی تھی انہوں نے سورگ آشرم کی جو ہمالیہ میں واقع ہے یاترا کی تھی اور اس کی تصویروں کا ایک خوبصورت البم تیار کیا ہے مگر افسوس ہے کہ تصویریں سیاہ وسفید ہیں ان میں رنگ نہیں ہیں۔ کیپٹن شکلا جی جب اس دلچسپ مقامات کی تفصیل بیان کرتے ہیں قدرت کے مناظر اور عظمت کا خاصہ نقشہ کھینچ دیتے ہیں کچھ باتیں جو مجھ کو یاد رہ گئی ہیں میں نے ان کو اپنے انداز میں نظم کرنے کی کوشش کی ہے ملاحظہ فرمائیں ص ۲۰

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

شکلاجی کا سورگ آشرم

پہاڑ سونے کے نیلم کی چوٹیاں دیکھیں مہکتی پھولوں سے مخمور وادیاں دیکھیں

جہاں پہ بہتے تھے آبحیات کے چشمے

جہاں پہ چلتے ہوا کے تھے عنبریں جھونکے

بچھا ہوا تھا جہاں فرش سبز مخمل کا

نقاب منہ پہ پہاڑوں کے جیسے ململ کا

جہاں سے لوٹ کے کوئی بشر نہیں آیا

وہاں سے آ گئے واپس ہمارے شکلاجی

منی وہ جن کے منور جلال سے چہرے تھے

کہ جن کی آنکھ سے عرفان کے باب کھلتے

گفائیں ایسی جو محلوں کو مات کرتی تھیں

گگن سے سکھریں پہاڑوں کی مات کرتی تھیں

مچلتی ناچتی گنگا کی دھار نکلی تھی

جٹا میں اب کہاں شنکر کے وہ سنبھلتی تھی

جہاں سے لوٹ کے کوئی بشر نہیں آیا وہاں سے سورگ گئے ہیں ہمارے شکلاجی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

آئی ساغر کے چھلکنے کی صدا جب کان میں
کیا بتاؤں آ گئی بس جان میری جان میں

ختم یوسف پہ ہوئی بردہ فروشی حسن کی
اب نہ آئے گی زلیخا مصر کی دوکان میں

بے سروساماں سمجھ لیتی مجھے دنیا تمام
بوریا بدھنا نہ گر ہوتا میرے سامان میں

اسلئے تو میں پہنتا ہی نہیں کھدّر کبھی
فرق کچھ تو چاہیے لیڈر میں اور انسان میں

میرے اوراق پریشاں میں ہوا کرتے ہیں شعر
شعر استادوں کے ملتے ہیں فقط دیوان میں

مجھ کو پنڈت اور ملا سے بھلا کیا واسطہ
بات کی وہ میں نے جو آئی مرے ایمان میں

فارسی کے شعر کہتا ہی کروں کیوں ہند میں
[illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

تم دل کا سودا کرتے ہو بن کے سودائی
تم سب بھولے بھالے کیسا جادو بار بار بدلتے رہتے ہیں

ہم سے تو چہرے ہیں پیارہ وقتی ایما وہ لیکن
کیا جانے کیسے چہرے ہیں کیا کیا لباس بدلتے رہتے ہیں

سر کو جھکاتے ہیں انداز ہی نکالے بات
قانون تمہارا ہو جو سامی ہی کا سرکار بدلتے رہتے ہیں

ہم سے تمہارا کیا ہم نے کبھی اصرار ہی انکار کیا
اس قدر سے جس بات کی دیوار بدلتے رہتے ہیں

اہل عشق تمہارا کیا ہم نے تو سکان ہی میں ہیں لوارو
جیسا بھی یہ ہے بدلتے رہتے ہیں اور زنار بدلتے رہتے ہیں

یہ بت ہے نا ہم کہ ہوتی ایسا ہوں جاتی لیکن
سرکار ان سے بھی بدلتی رہتی

ستا شہر میں بیٹھے کی تنہا وحشت ایسی ہوتی جاتی
صورت بھی بدل جاتی ہے لیکن کردار بدلتے رہتے ہیں

ہم ہیں تو وہی جو بھی ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

پہن کر چوڑیاں وہ آ رہے ہیں آج محفل میں
کہیں سویا ہوا فتنہ نہ پھر بیدار ہو جائے

ترے انصاف کی ہے دھوم لیکن جب میں تو مانگا
کہ میرا فیصلہ ایک دن سر دربار ہو جائے

قصور اس میں بتاؤ کیا کسی کا ہے کہ گلشن کی
ہوا میں پل کے نرگس ہی اگر بیمار ہو جائے

اسی ڈر سے تو کہتا ہی نہیں مدعا اپنا
غضب ہو گا اُدھر سے صاف گر انکار ہو جائے

ہنسی اسکی اڑانا نامناسب اور بیجا ہے
کوئی انسان جینے سے اگر بیزار ہو جائے

کمرانؔ کہتا ہوں وہ بھی اک قیامت کا سماں ہو گا
کہیں گر میان سے باہر تری تلوار ہو جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

سمندر میں سما جاتی ہے گنگا نہ وہ ٹھہرے جس دم
جٹا شنکر کی چھا جاتی ہے بادل بن کے عالم پر

ٹکراتا پیٹ سے ہیگم کے ہے جب کوئی طیارہ
نہ وہ رکتا ہے دم دم پر نہ وہ تھمتا ہے پالم پر

نہ جانے کونسا پرزہ لگا ہے کان میں سب کے
چلے آتے ہیں شائق دور سے آواز چھم چھم پر

گرا کرتی تھی شبنم پھول پر یہ سب نے دیکھا ہے
زمانہ یہ بنا ہے پھول اب گرتا ہے شبنم پر

نظر سے وہ نظر میری ملاتا ہی نہیں ظالم
ترس کچھ آ ہی جاتا اس کو میری چشم پرنم پر

پڑھے اخبار اتنی ہے کہاں فرصت منسٹر کو
نظر پڑتی اگر اسکی بھی ہے تو صفحہ ۱۲ 5 کالم پر

تعلق چاند سے ہے ڈاک کا کچھ تو کرن ابھی
اماوس پر تو خط لکھتے ہیں تو ملتا ہے پونم پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

ساری محفل پر وہ بالکل چھا گئے
دیکھتے ہی مجھ کو کیوں شرما گئے

ہم سمجھتے تھے نہ آئیں گے وہ اب
آ گئے لو آ گئے وہ آ گئے

اک اداسی سی جبیں پر چھا گئی
وہ گئے سب پھول بھی مرجھا گئے

دوسری دنیا بسانے کے لئے
کیسے کیسے شاہدِ رعنا گئے

جب نہیں ساقی تو میخانہ کہاں
ساتھ اس کے ساغر و مینا گئے

تھی غلط انداز ہی انکی نظر
کتنے دل پل بھر میں وہ برما گئے

کچھ سمجھ میں تو نہیں آیا مگر
چلتے چلتے کچھ تو وہ فرما گئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشعار

نہ آنے پر کسی کے ہارے بیچیاں میری   مسلتا ہوں کلیجے کو کبھی اپنے کبھی دل کو
خدا جانے یہ کیا مشکل کشا کو دل لگی سوجھی   بلایا گل محمدؐ کو تو بھیجا شیخ فلفل کو

پیار کرنا ہم سکھائیں گے تمہیں   دن کو شرماتے ہو ہو جانے دو رات
تم پہ نور کا اک چڑھا ہوا ہے غلاف   کون کہتا ہے ان کو عریاں ہیں

یہ ترقی نہیں ہے ایٹم کی   سب تباہی کے ساز و سامان ہیں
اس کے موجد ہیں دشمن انسان   جسم انسان میں ایک شیطان ہیں

چلتے چلتے ناک میں دم آگیا   منزل جاناں بھی ٹیڑھی کھیر ہے
چال سیدھی میں تو چلتا ہوں مگر   کیا کروں ٹیڑھی میری تقدیر ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

ہو گی پھر یہاں عشق کے افسانوں کی
آپ محفل میں چلے آئے ہیں دیوانوں کی

جام خالی ہے مرا تیری صراحی خالی
ساقیا کیا ہوئی حالت تیرے میخانوں کی

ختم ہوتا ہے ہر اک زن برابر پر
کس نشتر کی تشکیل ہے یہ پیمانوں کی

رہ گذر پر تو تجھے دیکھ ہی لینگے اک دن
کون کرتا ہے خوشامد تیرے دربانوں کی

دیر ہے شمع کے جلنے کی کرن دیکھو گے
ہو گی یلغار ہر اک سمت سے پروانوں کی

غزل

ایک بوسہ نہ دیا اپنے لبِ شیریں کا
زندگی تلخ میری کان ملاحت کر دی

جام خالی ہے مرا غیر پیے جاتے ہیں
تم نے آغاز میری جان شرارت کر دی

جونک کی طرح سے پی پی کے لہو ہنگرو سانی
کیسی حالت تیری انگریز نے بھار کر دی

جب فلک نے میرے مسکن پر گرائی بجلی
میں نے پل بھر میں کھڑی وہ عمارت کر دی

ہم تو سمجھے تھے قیامت کو ملینگے لیکن
گھر میں آ کر میرے تم نے ہی قیامت کر دی

تو سے تم تم سے لگے آپ کرن کو کہنے
ختم تم نے تو میری جان فصاحت کر دی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشعار

عشرہ با انقلاب آیا ہے — ہائے کیسا شباب آیا ہے
جام کوثر سمجھ کے پی جاؤ — لے کے ساقی شراب آیا ہے
روشنی آج میرے گھر میں ہوئی — میرے گھر آفتاب آیا ہے
در کے ہلنے سے میں تو یہ سمجھا — لیکے قاصد جواب آیا ہے

غزل

زندگی میں میری کیا کیا نہ ہوا — ایک بس غنچہ دل وا نہ ہوا
آسمان سر پہ زمین پاؤں تلے — یہ بھی کچھ میرا آسرا نہ ہوا
ہم تو بیٹھے ہیں آستانہ پر — غم ہی کیا تو جو رونا نہ ہوا
پھر چکاتا تو اس کے احساں میں — ہائے یہ فرض بھی ادا نہ ہوا
میں تو رستا ہی رہ نہ جاؤں کہیں — گر کرم تیرا ساقیا نہ ہوا
ایسا جینا کہ کون اکارت ہے — بھگتے دنیا کا گر بھلا نہ ہوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاکستان کی تحقیق

سب گئے ہیں ہوش اسے سمجھا اسے کمال کے گھر سے ہو آ گئے

وادی کی قسمت سے ہم اس ساحل کے کنارے سے ہو آ گئے

منزل کے گھر سے چھپا دل کے گھر سے ہو آ گئے ... جب رہ جا جا بیں مجمل کے گھر سے ہو آ گئے

جب ہم ری کی تشنگی ادا کی رو اب ... تلاش ... جب ہم اڑنی ریخ اِن تل کے گھر سے ہو آ گئے

پھر وہ دی مجنون ایک بیلی کی جنگل میں ترک نتیم پرستان

حافظ نیم ازنگی نیت بدستی دیکھ کر ... جب ہم ایسے طرح محبت کے کنارے سے ہو آ گئے

ہم شہباز کی طرح مل کے کنارے سے ہو آ گئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لسانی تقسیم

ہے ریاست اسکی جسکی ہے زبان
اک اکھاڑہ بن گیا ہندوستان

خوش نہ گجراتی نہ ہے کرناٹکی
ہیں تلنگے اور مرہٹے خون فشان

ناچ آزادی کا اب نا چینگے لوگ
ڈال کر پاؤں میں اپنے بیڑیاں

رہتے تھے آپس میں ہم مل مل سب کے
اب نہ جانے تم کہاں اور ہم کہاں

ناخدا ہی جب خدا کو بھول جائے
پھر بھلا کشتی کہاں ساحل کہاں

ملک سارا جب کہ صحرا بن گیا
دیکھئے جائے کدھر کو کارواں

مٹ گئے مذہب کے جھگڑے آجکل
لڑنے والی ہے زبانوں سے زبان

ہے زبان والوں کی دنیا یہ کرن
بے زبانوں کا فقط ہے آسمان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مثنوی ستی سُلکھی

ڈیڑھ سَو سال ہو گئے لیکن نام زندہ ہے ایک دیوی کا
ضلع گُورداسپور میں اک گاؤں جسکو کہتے ہیں لوگ کریالا
جاٹ بستے ہیں اسمیں اور ہر اک ہی سُلکھی کا دل سے متوالا
اجنبی ان سے اگر کوئی پُوچھے صاف دیگا پتہ سمادھی کا
لوگ سج دھج کے خوب آتے ہیں لگتا ہر سال یہاں میلا
پک کے جب بیر ہوتے ہیں تیار اُنسے لگتا ہے بھوگ دیوی کا
لیکن اتنی نہیں کسی کی مُجال بیر کو پہلے ہی لے مُنہ سے لگا
سب جلاتے ہیں آکے گھی کے چراغ مرد عورت جواں اور بوڑھا
جب دیوالی کا ہوتا ہے تہوار اس سمادھی پہ جلاتے ہیں دیا
لوٹ کر اپنے گھر جلاتے ہیں رسم ہے ان کی یہہ دیوالی کا
لڑکی سُسرال جانے سے پہلے اپنا سر دیتی ہے اس در پہ جھکا
صاحب اعتقاد لوگوں نے اسپر مرمر کا چھت دیا ہے بنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُور سے اِسکے مرمریں چھت پر پرچم آتا نظر ہے لہراتا
جنگ جیتی نہ تو سلکھی نے راج قائم نہ اُسنے کوئی کیا
اور نہ طاقت تھی اس میں رُوحانی پاس اِسکے دولت تھی اور نہ زر تھا
سیدھی سادھی تھی بھولی بھالی تھی ان پڑھ اور وہ بھی گاؤں کی ابلا
نیک تھی مستقل مزاج بھی وہ اپنے شوہر پر جان و دل سے فدا
برہمن قوم کی بلند ہمت جس کا دنیا میں بول بالا تھا
والے قسمت کہ ہو گئی وہ شکار جاٹ کے جاہلانہ غصے کا
لیک قائم رہی دُھروکی طرح جو بچن اُسنے تھا پتی کو دیا
حُسن سیرت کا ایک خزانہ اُسے دستِ قدرت نے خاص بخشا تھا
آج بھی گاؤں کی وہ شکتی ہے گاؤں کا گاؤں کرتا ہی پوجا
چاہے ہندو ہو یا مسلمان ہو سب کے دل میں ہے گھر سلکھی کا
تھام لو اب ذرا جگر اپنا اور سنو ماجرا سلکھی کا
اسکے شوہر کا نام تھا جے چند قوم کا ایک وہ برہمن تھا
باپ ماں اور نہ تھا کوئی بھائی گھر میں تنہا تھا اک ہی چھوڑا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تنگدستی میں بھی نہ انکے کبھی دل میں آیا خیال پیسے کا
فکر ان کو اگر تھی کوئی اگر گھر میں ان کے نہ تھا کوئی بالا
ہاں بہت سے کیے دوا درمن بھی مگر اسکا کچھ انہیں نہ ملا
مان کر ہار اپنی قسمت سے صبر کرتے تھے اور شکر خدا
دن گئے بیت اسطرح اور سال دل پہ تھا غم جو وہ ذرا نہ مٹا
ایک دن دیکھتا ہے کیا جے چند اسکے آنگن میں اک کھلا بوٹا
ننھا سا پیڑ کا تھا اک پودہ اسکو جے چند دیکھ کر دوڑا
دوڑ کر پاس آیا بیوی کے اور کہنے لگا کہ کچھ دیکھا؟
پیاری بیوی ہمارے آنگن میں ایک بوٹا کھلا ہے آج نیا
دیکھ لو آکے اپنی آنکھ سے تم کس نئی شان کا ہے یہہ بوٹا
گھر سے باہر یہہ سنکے تب آئی دیر بیوی نے اسکے کی نہ ذرا
دیکھ کر ننھے ننھے پودے کو اپنے شوہر سے یوں ہوئی گویا
ہائے کتنا یہہ پیارا پیارا ہے جیسے بیٹی ہوئی ہو گھر پیدا
جے چند "بات کہنے کو تھا ہی میں بھی لفظ یہہ تم نے منہ سے چھین لیا"

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیری بیٹی تو میرا بیٹا ہے ہنسکے جے چند نے مزے سے کہا
چار ہی سال میں یہہ دیکھو گی بھول تیوں سے یہہ لدا ہوگا
میٹھے میٹھے لگیں گے اس میں بیر کھائیں گے سب انھیں لے لے کے مزا
چھاؤں آنگن میں ہوگی اسکی گھنی جو بھی دیکھے گا اسکو خوش ہوگا
اس پہ بیتینگی گرمیاں کیونکر ننھی سی جان جائیگی کملا
میں سمجھتا ہوں اب بھی گرمی ہے میرے بیٹے کا منہ گیا مرجھا
ایک چھاگل میں لیکے آتا ہوں سینچ کر پانی تھوڑا ٹھنڈا سا
سکھی۔ تم نہ جاؤ میں جاؤنگی پیارے کہکے یہہ اسنے لیلیا مٹکا
دونوں مل مل کے سینچنے وہ لگے جیسے یہہ انکا ایک لڑکا تھا
اور قدرت کا دیکھئے یہہ کمال جان پودے میں ہوگئی پیدا
دیکھ کر دونوں تھے بہت مسرور مل گیا جیسے انکو اک ہیرا
جے چند مسکراتا ہے دیکھ کر ہمکو اے سکھی یہہ تم نے کچھ دیکھا
اسکو بچہ سمجھ کے پالیں گے چاہے ہو بیر کا ہی اک بوٹا
پیار بیٹے سے کرتے کرتے تم بھول مجھکو نہ تم کہیں جانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مُجھ سے ہو گی نہ بات یہہ برداشت تم جو ہو جاؤ مجھ سے لاپروا
سُن کہ کہنے لگی سلکھی واہ ڈاہ تم کو ابھی سے ہونے لگا
گھر کے اندر چلا گیا جے چند یہ سلکھی کا من وہیں یہ لگا
آج وہ اسقدر رہتی خوش دلمیں بانجھہ کو جیسے مل گیا بیٹا
کام دونوں کو ملگیا ایسا دل لگا رہتا تھا اسی میں سدا
کبھی کھرپی سے کھودتے مٹی تا کہ ملتی رہے پودے کو غذا
باڑہ اطراف میں لگا دی تھی جانور آکے نہ کر ڈالیں فنا
نان ٹینے تھے اسپر اک چادر کر کے دو چار پائیوں کو کھڑا
تا کہ گرمی سے وہ رہے محفوظ دیکھہ کر لوگ کرتے تھے چرچا
کہتے تھے یہہ کہیں پاگل تو نہیں پیڑ بن سکتا ہے کہیں بچہ
انکو لیکن لگی تھی دھن ایسی کرتے تھے رات دن بڑی سیوا
(سلکھی) رات کو چونک کر کبھی اُٹھتی اور لگاتی ضرور اک پھیرا
(اور کہتی) لعل کو میرے نہ لیجائے کوئی فکر رہتی یہہ سلکھی کو سدا
اونچا ہوتا گیا زمین سے بلند دھیرے دھیرے یہہ پریم کا پودا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کونپلیں وہ بدن لگیں بڑھنے اور نئی پتیاں ہو بن پیدا
اسطرح چار سال بیت گئے آگیا وقت پھلنے پھولنے کا
بُور آنے لگا تو پھر نہ رہا کچھ ٹھکانہ خوشی کی دونوں کا
کہتی تھی آج میری بیٹی نے ہار پہنا ہے دیکھو سونے کا
مہرین سوتے کی ہیں سلکھی یہہ کون کہتا ہے اسکو بور بھلا
بیٹھے میٹھے لگیں گے ان میں بیر کچھ نرالا ہی ہوگا جن کا مزا
تو اُسی دن مٹھائی بانٹیں گے جب اُتاریں گے بیر ہم پہلا
رت جگا ہم کریں گے رات تمام ہوگا یہہ دن بڑی مسرت کا
لوگ آئینگے گاؤں کے سارے خرچ جی کھول کر کرینگے ذرا
اپنے بیٹے کے بیاہ پر بھی تو خرچ کرتا ہے باپ بیٹے کا
دلمیں رہ جائے نہ ارماں کوئی لیں خوشی اپنے دلکی ہم بھی منا
دن مبارک وہ آگیا آخر تھا پھلوں کا شمار دو سو کا
بیر چکنے تھے لال اور سندر دانہ اک اک غضب کا موٹا تھا
دن خوشی کا تھا یہہ سلکھی نے نتھ بھی پہنی لباس بھی تھا نیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اوڑھکر ایک لال پھکاری آئی شوہر کے پاس ماہ لقا
منہ سے نکلی نہ بات آنکھیں تھیں بند ہو رہی تھی وہ اِس خوشی کا مزا
ڈالکر ٹوکری میں پھر تمام ولئے دس لیکے پھر شوہر نے کہا یہ
کھائیں گے دونوں ملکر ہم وس پھر جا کے مجھا نوں کو تو بانٹ آتو
(ساکھی) اپنے حصہ کے پھر تم سوامی ایک گھر بانٹ لوں تو کھا لینا
(جے چند) میں اکیلا نہ کھاؤں گا ہر گز جا تو جلدی سے کام کو نبٹا
چھوٹا سا تب نکال کر گھونگھٹ ٹوکری اُسنے لی بغل میں دبا
جیسے شادی کا لیکے جاتا ہو یا بانٹنے کو کوئی حصہ بخرا
گاؤں کی سمت وہ روانہ ہوئی شوق سے فرض یہہ کرتے کو ادا
دیر تھوڑی ہی سی گزر تی تھی ابھی گاؤں سے ملنے کو مجھان آیا
اور کہنے لگا مبارک ہو پھر کھائے ہیں میں نے اسے بھیا
پھر کیا ہیں عجیب تحفہ ہیں تمکو جے چند میں بتاؤں کیا
(جے چند) سُنکے یہہ منہ گلاب کی مانند کھل گیا اور دل دھڑکنے لگا
ہو کے خوش اسنے یہہ سوال کیا کچھ بتاؤ تو پھر کیسا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جمان بیر ایسا کبھی نہیں کھایا گڑ سے اچھا ہے آم سے میٹھا
ہوں اگر بیر تو کھلاؤ ضرور ایک ہی بیر میں نے کھایا تھا
بیر دو دیکے خوش ہوا جے چند اور کہنے لگا کہ کھائے گا
کھا کے کہنے لگا وہ یوں جمان ہے کھلونہ یہہ بیر چینی کا
سچ میں کہتا ہوں تم سے اے جے چند یہہ نمونہ ہے ایک قدرت کا
آپ نے کھائے ہی نہیں یہہ بیر کھا کے دیکھیں ذرا تو انکا مزا
جے چند بھینٹ جمانوں کی کریں پہلے ہمکو کھانے کی کچھ نہیں پروا
بیر پھر دو نکال کر جے چند اپنے جمان سے یہ کہنے لگا
چھ ہی رہتے ہیں بیر اب باقی ہیں یہہ کافی ذرا جھکنے کہنا
جمان زیادتی کرتے ہو تم جے چند بیر لیتے ہوئے جمان نے کہا
اسکے جانے کے تھوڑی دیر ہی بعد ایک جمان دوسرا آیا
ایسی تعریف سنے بیر کی کہ سکے دل اسکا پھر اچھلنے لگا
جے چند پریم کا ہے درخت لئے جمان پھل ملا ہے یہ ہمکو محنت کا
جمان بیر دو صرف میں نے کھائے ہیں عمر ساری مزا نہ بھولونگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک دو مجھ کو اور مل جائیں تمکو جے چند دو لگا دل سے دعا

پھر وہ دیکھے خوش ہوا جے چند اور رجمان سے یہہ کہنے لگا

پھر کھا کر چلا گیا رجمان آکے دو اور نے دی ور یہ صدا

دیکھے انکو بھی اسنے وہ دو پھر دل پہ لایا نہ کچھ ملال ذرا

سوچ کر یہہ مگر ڈرا جے چند اب سلکھی سے وہ کہنے کا گیا

اسکی بیوی مگر تھی اک دیوی سنکے یہہ بات اسنے ہنس کے کہا

تم نے جو کچھ کیا وہ خوب کیا پھر ہم نے اگر نہ کھائے تو کیا

چاہیے کا جی تو کھائیں گے پھر بھی پھر کاہے درخت تو اپنا

پر لکھا تھا یہہ انکی قسمت میں پھر کھانا نہ تھا پکانا تھا

رتجگا اس خوشی میں دو لوگوں نے گاؤں والوں کے ساتھ مل کے کیا

ہو گئے دن خوشی کے اسکی تمام وقت جے چند کا برا آیا

تیز ایسا چڑھا بخار اسے کی دوا ہی اثر نہ کوئی دعا

سب جتن کر کے لوگ ہار گئے چل بسا چھوڑ کر کے وہ دنیا

آن کی آن میں سلکھی کا آسمان نے سہاگ لوٹ لیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غم کیا اُسنے اپنے شوہر کا اس پر اندھیر ہو گئی دنیا
آ گیا اُس کو یہہ خبر بھائی پاس کے گاؤں میں جو رہتا تھا
رہتی تھی اب الگ وہ دنیا سے وہ بھی اور اسکے بیر کا پودا
رکھتی ہر دم خیال تھی اسکا جان و دل سے تھی بیر پر وہ فدا
گاؤں والوں کو بانٹ دیتی تھی جتنا ہوتا تھا ہر موسم کا
پر نہیں کھائے اُسنے بیر کبھی جب کسی نے کہا تو ٹالدیا
کہتی تھی جب نہ کھائے سوامی نے کھاؤنگی بیر پھر میں کیسے بھلا
گاؤں والوں کو چند سال کے بعد ہو گیا دل میں کچھ حسد پیدا
آ کے کہنے لگے سلکھی سے بیر کا کرے ہم سے ہی سودا
سو اُسنے کسی دو سو تک بولی ہر ایک بڑھ کے دینے لگا
پر سلکھی نے کر دیا انکار اُسنے یہہ صاف صاف اُن سے کہا
میں نہ بیچونگی بیر کا پودا مجھ کو منظور ہی نہیں سودا
بیر میں سب کو کیسے بانٹونگی جب یہہ بازار ہی میں بکنے لگا
میں نہ لونگی ہزار بھی دو گے میرے کہنے کا چاہے مانو برا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکے نہیہ ہو گئے رخصت سب لوگ تب سلکھی کے دلکو چین آیا
اسطرح چند سال بیت گئے گاؤں والے اسے دیتے تھے دعا
ایک ظالم تھا گاؤں میں جھمان جس سے ہر گاؤں والا ڈرتا تھا
نام تھا گرچہ اسکا برکت رائے تھا مزاج اسکا پورے شیطان کا
ایک دن آیا گھر سلکھی کے اور اسطرح سے ہوا گویا
بیر میرے کہاں ہیں اے مائی میرا حصہ مجھے نہیں بھیجا
شکے یہہ تب کہا سلکھی نے معاف کرنا مجھے میرے بھیا
گھر یہ دو بار میں گئی تیرے نید تھا گھر کا تیرے دروازہ
بیر پوٹا میں لائی مجبوراً اور یہہ میں نے دل میں سوچ لیا
دوسرے سال اسکے بدلے میں دونگی بیروں کا حصہ میں دوہرا
شکے یہہ بات لیون بولا برکت رائے بات یہہ میں کبھی نہ مانونگا
کیوں نہ رکھ چھوڑے بیر حصے کے کام تو نے بہت برا یہ کیا
ٹیڑھی سیدھی لگا سنانے وہ گالیوں پر بھی وہ اتر آیا
اب سلکھی سے بھی نہ صبر ہوا سخت اسنے بھی کچھ جواب دیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تجھ کو اسکا مزا چکھاؤں گا مجھ کو سمجھا ہے تو نے آخر کیا

بڑبڑاتا گیا وہ گھر اپنے دل بُرا ہو گیا سلکھی کا

دُوسرے دن گئی سلکھی جب کرنے کو اک مریض کی سیوا

دوڑتا آیا گھر کی جانب سے رُوتا چلا آتا چھوٹا اک لڑکا

اور رو کر کہا کہ مائی جی کٹ گیا بیر کا تیرے پُودا

جڑ سے برکت نے کاٹ ہی ڈالا اب نہیں ہے نشان تک اسکا

سُنکے غش آ گیا سلکھی کو دوڑی جب ہوش کچھ ذرا آیا

بیری آ کے جب حال دیکھا پودے کا اُسنے سارے بدن کو نوچ لیا

پھر لپٹ کر وہ اُس سے رونے لگی مر گیا جیسے اُس کا ہو بیٹا

لوگ سب گاؤں کے چلے آئے اور کرنے لگے یہی چرچا

مارنے دوڑے سب وہ برکت کو پر ملا ہی نہ کچھ پتہ اسکا

پیڑ پیڑ کی ڈالیاں سلکھی نے چن کے فوراً بنائی ایک چتا

آگ اسمیں لگا کے گھی ڈالا شعلہ جب آگ کا بھڑکنے لگا

لوگ گھبرا کے پیچھے ہٹنے لگے اُسنے اک جست آگ میں دی لگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دان کوئی نہ لے میرے کل ہیں کہتی یہہ جل گئی ابلا
لوگ عبرت کا یہہ تماشہ دیکھ کوستے نام لے کے برکت کا
گاؤں سے وہ کہیں نکل بھاگا عمر بھر اسکا کچھ پتہ نہ چلا
گاؤں والوں نے جمع کر کے راکھ اک سمادھی ستی کی وہی بنوا
یہہ سمادھی ہے اُس سلکھی کی آن پر اپنی ہو گئی جو فدا

غزل

حُسن جب تک ہی پیار باقی ہے
دُور لیل و نہار باقی ہے
جام منت کش ساقی ہے میرا
پھول بھی ہیں بہار باقی ہے
میں نے شاید ازل سے پی ہی شراب
جس کا اب تک خمار باقی ہے
اے چھری کاٹنا ہے کام تیرا
کاٹ جب تک کہ دھار باقی ہے
ہاتھ جائے نہ کیوں گریباں تک
اس میں جب تک کہ تار باقی ہے
چھوڑ کر چل دیے انگریز برار
شاہزادہ برار باقی ہے
قصر کے مٹ گئے نشان سارے
اے کرن اک حصار باقی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یادِ ماضی

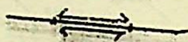
یاد رکھیے کہ ہم بھی جواں تھے کبھی　　زلفِ پیچاں کے بھی قدرداں تھے کبھی
تھے زمیں پر تو ہم تھے مگر سچ یہ ہے　　جاہ و حشمت کے ہم آسماں تھے کبھی
گھر ستاروں سے تھا آسماں بن گیا　　چاند سورج کے ہم میزباں تھے کبھی
جب چھلکتے تھے مینا سے ساغر بھرے　　ہم بھی محبوبِ پیرِ مغاں تھے کبھی
ہم کلامی کا تھا لطف ہی اور کچھ　　جتنے ہمدم تھے سب ہم زباں تھے کبھی
کام بگڑے ہوئے بنتے جاتے تھے سب　　جتنے دشمن ہیں اب مہرباں تھے کبھی
تھے حوادث کے حملوں سے محفوظ ہم　　آگ پانی ہوا پاسباں تھے کبھی
خوابِ مستی سے مدہوش تھے ہم گراں　　یاد کرتے ہیں اب ہم کہاں تھے کبھی

رباعی

نہ ہو تلوار تو ڈنڈا ہی سہی　　نہ ملے مرغ تو انڈا ہی سہی
جوبلی ہل یہ گر ملے نہ مکان　　شاہ علے کا منڈا ہی سہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یادِ جگر



دل پہ ہوتا ہے اثر روتے ہیں
اہلِ دل اہلِ نظر روتے ہیں

کہتے تو ہیں کہ نہیں روئیں گے ہم
چپکے چپکے وہ مگر روتے ہیں

یاد کرتے ہیں جگر کو جب ہم
تھام لیتے ہیں جگر روتے ہیں

ہنستے ہنستے تو کبھی وصل کی رات
سن کے آوازِ گجر روتے ہیں

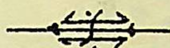
وہ خفا ہو کے جو خط لکھتے رہیں
پیش کیا زیر و زبر روتے ہیں

دیکھ کر حالِ زبوں دنیا کا
ہم گرانؔ شام و سحر روتے ہیں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل



جسکو میں دل سے پیار کرتا ہوں
کیا میں ایسے خدا سے ڈرتا ہوں

دیکھ لیتا ہوں پیچھے مڑ مڑ کر
جب میں نقش قدم پہ چلتا ہوں

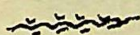
ہوتی ہے میری آن بان کچھ اور
شام کو گھر سے جب نکلتا ہوں

اے کنہیا ذرا بجا بنسی
جسکی تانوں کو میں ترستا ہوں

دل پہ کرتی ہے سب کے بات اثر
بات گو اپنے دل کی کرتا ہوں

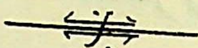
سب بڑھاتے ہیں اپنی مانگ یہاں
ایک دنیا میں میں ہی سستا ہوں

آ ہی جاتے ہیں سامنے وہ کرن
لاکھ انکی نظر سے بچتا ہوں



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل



تشنہ کامان را بدہ جام شراب ارغوان
در سخاوت کس نہ بیند فرق در پیر و جوان

دامن کس در سیہ کاری چو آلودہ شود
لرزہ بر اندام می ماند بروز امتحان

چون تغافل می کنی در بستن رخت سفر
خندہ خواہد کرد بر رویت امیر کاروان

صید فکر من بہ عرش عالم بالا رسد
چون بہ رفتارے برون آید خدنگش از کمان

اے کرن چون قرعہ اندازی بنام کردگار
از دل خود دور کن اندیشہ سود و زیان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

میں لاؤں پھول چن چن کر کہاں سے
گلستانِ سخن یا بوستاں سے

تمہارے واسطے چاہو اگر تم
میں تارے توڑ لاؤں آسماں سے

کروں توصیف احسانوں کی کیونکر
قلم سے یہ نہ ممکن ہے زباں سے

بلا سے ٹھوکریں کھاتا رہوں میں
اُٹھے گا سر نہ تیرے آستاں سے

ذرا ایک بانکپن سے اس نے دیکھا
کہ نکلا تیر ابرو کی کماں سے

بدلتا ہی رہا پھر رنگ صحبت
حیا اُٹھنے لگی جب درمیاں سے

پتہ منزل کا اس کے دل سے پوچھو
جو پیچھے رہ گیا ہو کارواں سے

قسم پر وہ قسم کھاتے ہیں اپنی
کرن باز آؤ ایسے امتحاں سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(زمانہ طالب علمی کے چند غزلیات)

پریشاں ہو گیا میں عاشق زلف بتاں ہو کر
زبردستی بلا گھر آئی میرے مہماں ہو کر

بہار آئی تو ہے لیکن یقیں ہے وحشت سے
جنوں اڑ جائیگا دامن ہمارا دھجیاں ہو کر

لگی ہے آگ سینہ میں میرے سوز محبت سے
نہ کیونکر آہ نکلے شعلہ آتش فشاں ہو کر

ہے یہ تاثیر عشق شمع وعیاں صاف ظاہر ہے
جلا کرتے ہیں فرقت میں جو مشعل استخواں ہو کر

گیا جو اسکے در پہ ہو گیا ہے وہ غنی دم میں
ملی ہے اسے گرآن اکسیر خاک آستاں ہو کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رشک یوسف تو اب وہ تیری دلربائی کیا ہوئی
سچ بتا نا اب وہ مجھکو خود نمائی کیا ہوئی

دلفریبی تیری پہلے شہرۂ آفاق تھی
سخت حیرت ہے کہ اب وہ خوش ادائی کیا ہوئی

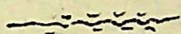
رنگ سے بدلا ترا جب سے خزاں کی فصل نے
غنچہ پژمردہ تیری خوش نمائی کیا ہوئی

کیوں تیرے سے ہو مژہ کرتے نہیں اب قتل عام
تیر اندازوں کے لشکر کی چڑھائی کیا ہوئی

بلبلو فصل خزاں میں کیوں نہیں تم بولتے
وہ نوا سنجی وہ اب نغمہ سرائی کیا ہوئی

شاد ہونے کا تھا دعویٰ ہو گیا ناشاد کیوں
کبر کے پتلے بتا وہ خود ستائی کیا ہوئی

اے کرن کیا تھک کے بیٹھے ہو بتاؤ تو سبب
آستان یار کی وہ جبہ سائی کیا ہوئی



CC-0. Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

دل سے اپنے ہا سارو لوبے جا رہے   ہو گئے جب پیر تم سب چلے جا رہے

روح نکلی تن سے جب اپنی فراق یار میں   سار عشق و عاشقی کے ختم سے جا رہے

جب کیا ہم نے دیکھی یار کی رفتار کی   حشر کے دن وہ سارے رو سو جاتے رہے

منزل جانان کو طے کر نہیں تھا کچھ بے خبر   یاد سے پاؤں کے میرے آبلے جا رہے

ہیں خیال رخ میں اسکے محو ایسا ہو گیا   رہ گیا تنہا کھڑا اور قافلے جا رہے

عاشقی میں بے خودی کا ذکر ہی ہم کیا کریں   دیکھتے ہی دیکھتے سب شغلے جا رہے

دل سے نکلا جب آہ ہو گئی ہی اے کرشن   تار برقی کے وہ سارے سلسلے جا رہے

دہلی والے گیا نیشور ناتھ پنڈت کے لئے

راگ میں جان ڈال دیتے ہیں   وہ بجاتے ہیں جب ستار اپنی

یہہ سمجھو کہ پھر چمن اپنا کھولا بنے ہیں اور بہار اپنی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

جس دل میں نہ ہو درد وہ دل دل ہی نہیں ہے ہو جس سے خفا وہ میرا قاتل ہی نہیں ہے

خوش تھے کہ بہت دور نہیں منزل مقصود منزل جسے سمجھے تھے وہ منزل ہی نہیں ہے

بڑھتا ہی چلا جاتا ہے موجوں کا تلاطم اے بحر تصور تیرا ساحل ہی نہیں ہے

کیا جانیں وہ صحبت کا مزا اہل نظر کی ملنے کی سعادت جنہیں حاصل ہی نہیں ہے

میں کس سے کروں شکوہ بیداد ستمگر انسان جسے سمجھیں وہ مقابل ہی نہیں ہے

دیکھی نہیں جاتی ہے چمن کی یہ خموشی گل کیسے جہاں شور عنادل ہی نہیں ہے

اوراق پریشاں کے ہیں بکھرے ہوئے ٹکڑے مضمون میں کچھ ربط مسلسل ہی نہیں ہے

دل دیکھ کر ان دیکھنا پچھتاؤ گے اک دن

رخسار پہ اس گل کے اگر تل ہی نہیں ہے

(مہاتما گاندھی)

مر گیا گاندھی مگر پیدا ہوئے گاندھی ہزار مارنے والے نہ پھر ایسی کسی ہستی کو مار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

عشق مجازیہ پر میرے ساری حقیقتیں ہیں دنگ
رنگ میں میرے مل گئے قوس قزح کے سات رنگ

جام شراب لے تو لوں ساقی سے میں بچا کے آنکھ
رقص کناں ہیں مہوشان بجتے ہیں رباب چنگ

آگئیں اب تو ہولیاں کھیلو گلال اور رنگ
پھاگ مزے سے گائیے پی کے مزے مزے کی بھنگ

ہو کے غزل سرا کرن تم نے غضب ہی کر دیا
جانتے ہو حریف کا ہو گیا قافیہ ہی تنگ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

باغ میں آج بہاروں پہ خدا خیر کرے
ہے نظر سب کی اناروں پہ خدا خیر کرے

جب نظر آنے لگے ہمکو زمیں پہ تارے
آنکھ ہے انکی ستاروں پہ خدا خیر کرے

آدمی کو تو بھلا کیا کہیں سب موٹر و ملیح
چلتے ہیں انکے اشاروں پہ خدا خیر کرے

سوجھتا ہی نہیں جنکو کبھی الٹا سیدھا
ہائے اُن عقل کے ماروں پہ خدا خیر کرے

دیکھتے دیکھتے ہو گئے ہیں نظر سے اوجھل
ناخدا ایسے کناروں پہ خدا خیر کرے

منحصر جنکی ترقی ہے فقط غیروں پہ
ہند میں ایسے اداروں پہ خدا خیر کرے

پھول کوئی نہ چڑھاتا ہے نہ جلاتا ہے چراغ
اُگ رہیں ایسے مزاروں پہ خدا خیر کرے

جنرل ایڈروس

مر کے ایڈروس چلا آتا ہے
اپنا جیا ڈوس چلا آتا ہے

روشنی نور میں مل جاتی ہے
خالی فانوس چلا آتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

چوڑیاں

آگئی برسات میں پہنچو گی دھانی چوڑیاں
ہو اگر موسم سہانا ہوں سہانی چوڑیاں

چاند بھی شرما گیا مکھڑے کو میرے دیکھ کر
آسمان لیکر کے آیا آسمانی چوڑیاں

ہاتھ پکڑا میرا نٹ کھٹ نے جب من موہن نے آج
شرم کے مارے ہوئیں سب پانی پانی چوڑیاں

رنگ ہیں ہولی کے سب رنگین نظر آنے لگے
کیا ستم ڈھاتی تھیں سر دم ارغوانی چوڑیاں

اس موئی سوتن کو لے دیتے تو ہو آئے دن نئی
میری قسمت میں لکھی ہیں کیا پرانی چوڑیاں

جس کلائی پر نہ چوڑی ہو تو گھبراتا ہے دل
ہیں مگر سچ سچ سہاگن کی نشانی چوڑیاں

اشعار

کیا جوانی بھی چیز ہوتی ہے
دورِ عقل و تمیز ہوتی ہے

جب جوانی کا دور ہوتا ہے
ہر ادا اک کنیز ہوتی ہے

بوسہ لب سے تم بتاؤ بھلا
کونسی شئے لذیز ہوتی ہے

مرنے والے کا کچھ خیال کرو
جان سب کو عزیز ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

منہ میں چکنی کی ڈلی ہو تو غزل ہوتی ہے
مرچ بیسن میں تلی ہو تو غزل ہوتی ہے

Lip-stick ہونٹوں پہ ملکے اگر
Pony Tail سا موڑ پہ چلی ہو تو غزل ہوتی ہے

پھول کھلتے ہیں ہزاروں ہی چمن میں لیکن
ایک چمپے کی کلی ہو تو غزل ہوتی ہے

بھوک کہتی ہو کہ ہیں ہونٹ جو ملی ہو روٹی
وہ بھی قسمت سے جلی ہو تو غزل ہوتی ہے

سچے عاشق کو بھلا دیر و حرم سے کیا کام
سامنے اسکی گلی ہو تو غزل ہوتی ہے

چھانتے چھانتے جنگل کو بیابان کو کرن
خاک کچھ سر پہ ملی ہو تو غزل ہوتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

دلوں کو آج تازہ کر رہی ہے تازگی تیری
کسی دامن سے آلودہ نہ ہو پاکیزگی تیری

لباس سادہ میں محفل میں تیرا آج آجانا
مزا رنگینیوں میں دے رہی ہے سادگی تیری

نظر کے تیر سے گھائل ہوئی جاتی ہے سب دنیا
کسی کی جان گویا بن گئی ہے دل لگی تیری

امن تھا یہ چمن تھا جب بیچ میں حائل تھا اک پردہ
قیامت ڈھا رہی ہے اب تو یہ بے پردگی تیری

زمانہ آج سارا منتظر ہے تیرے درشن کا
زمانہ کیلئے کیا وقف ہوگی زندگی تیری

کرن کی خوش نصیبی منحصر تیرے کرم پر ہے
گوارا ہو نہیں سکتی اسے رنجیدگی تیری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

زندگی کیا ہے اک تماشہ ہے — موت ناٹک کا ایک پردہ ہے
دیکھ کثرت میں اسکی وحدت کو — کہہ رہا ایک ذرہ ذرہ ہے
اب تو میرے لئے یہ مئے نوشی — دل لگانے کا ایک ذریعہ ہے
دل کے دھڑکن کی تال پہ بجتا — سانس کا میرے بین باجہ ہے
چاہے ہو تنگدست ہی شاعر — سچ تو یہ دلوں کا راجہ ہے
خاک گر آستاں کی ملجائے
آنکھ کا وہ کرن کی سُرمہ ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

بلا کی چال تمہاری ہے رشک حور ارم
قدم قدم پہ جو دل لوٹے خدا کی قسم

تمہارے فیض کی دنیا میں بہت شہرت ہے
کبھی تو چاہتے والوں پہ بھی ہو نظر کرم

ہے بڑھکے ایک سے اک شہسوار میدان کا
دکھائے کیوں نہ وہ محفل میں آج زور قلم

کہیں پتھر کی بھی بے حرمتی نہ ہو جائے
صنم تراش کے ہاتھوں سے کانپتے ہیں صنم

کرن شگفتگی ایسی ہے انکی صورت پر
کہ دیکھتے ہی بھلا دیتی ہے سب رنج والم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

یہہ دل ہے کس کیلئے بیقرار دیکھ تو لوں
ہوا ہے کس کی نگہہ کا شکار دیکھ تو لوں

کہیں نہ دل ہی میں رہ جائیں حسرتیں دل کی
خرام ناز تیرا ایکبار دیکھ تو لوں

خزاں کے بعد بہاریں بہت سی آئیں گی
خزاں نہ جسکو ہو ایسی بہار دیکھ تو لوں

تمہارے چاہنے والے بہت ہیں جانتا ہوں
ہیں ان میں کتنے مگر جان نثار دیکھ تو لوں

رباب آ تو گیا ہاتھ میں میرے مطرب
ذرا میں اس کا چڑھاؤ اور اُتار دیکھ تو لوں

میں لے کے ہاتھ میں تلوار اپنے قاتل کی
یہہ کہہ رہا ہوں ذرا اسکی دھار دیکھ تو لوں

کرن یقین نہیں اُن کے کوئی ملنے کا
یہہ جانتا ہوں انہیں ایکبار دیکھ تو لوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

ہواؤں کے جھونکوں میں بیداریاں ہیں   برسنے کی کچھ آج تیاریاں ہیں

لگا جھومنے سارا مستی سے عالم   گھٹاؤں میں بجلی کی ہمکاریاں ہیں

فلک پر یہہ بجھ سے نہیں ہیں ستارے   یہہ قدرت کے ہاتھوں کی گلکاریاں

مہک پوڈر و سنیٹ کی آ رہی ہے   حسینوں کی اب گرم بازاریاں ہیں

گلال اڑ رہا ہے عنبر اڑ رہا ہے   چلی کیا یہہ ہولی کی بچکاریاں ہیں

منانے گزرتی ہے اب غیر کو بھی
کرن کچھ ترقی پہ بیزاریاں ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گیت

کہہ رہی ہے یہہ بھارت کی ماتا — جان بیٹا ہمالہ پہ دیدو
چین نے ہے بہت سر اُٹھایا — اِس کا کرنا ہے ہم کو صفایا
اسکو بھارت نہ اک آنکھ بھایا — اِسکے دلمیں ہے شیطان سمایا
کہہ رہی ہے یہہ بھارت کی ماتا — جان بیٹا ہمالہ پہ دیدو
بھائی نے جان بھائی کی کھائی — ہیں یہہ چینی تو پکے قصائی
ایسی چربی ہے آنکھوں پہ چھائی — ہند سے کر رہے ہیں لڑائی
کہہ رہی ہے یہہ بھارت کی ماتا — جان بیٹا ہمالہ پہ دیدو
چین والے ہیں چنگیز خانی — خون سے رنگین ہے انکی کہانی
ظالموں کی یہہ تھی راجدھانی — بن گیا خون ہے جن کا پانی
کہہ رہی ہے یہہ بھارت کی ماتا — جان بیٹا ہمالہ پہ دیدو
کھائیں چینی بلائیں تو کھائیں — لے کے جائیں ہماری بلائیں
ہند کی سر زمین پر خدارا — آئے گر ان یہہ نحوست نہ لائیں
کہہ رہی ہے یہہ بھارت کی ماتا — جان بیٹا ہمالہ پہ دیدو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

گئے عدم کو جو کچھ نقش قدم چھوڑ گئے
ہمارے واسطے گویا وہ علم چھوڑ گئے

اندھیری راتوں میں مشعل کا کام دیتے ہیں
وہ کارنامے جو ارباب ہمم چھوڑ گئے

ہزار منتیں کرتا رہا کہ جاؤ نہیں
چھڑا کے ہاتھ میرا دے کے قسم چھوڑ گئے

نصیحتوں کو تیری کرکے ان سنی واعظ
رند میخانہ گئے دیر و حرم چھوڑ گئے

کرن میں تھی کہاں طاقت کہ دم بھی مار سکے
کرم انہیں کا ہے وہ پھونک کہ دم چھوڑ گئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

لیکے قسمت کیا یہ مجھے اب دربدر ہی جایئگی
ہار کر اکدن تو آخر میرے گھر ہی جائے گی

جام میں مینا ہے جب تک فکر فردا کسکو ہے
اتنی گذری ہے تو باقی بھی گزر ہی جائے گی

ہیں تو محفل میں کہاں ہیں اور کدھر ہیں کیا بتاؤں
ڈھونڈتے انکو میری ترچھی نظر ہی جائے گی

اُنکی خاموشی سے تو ایسا پتہ چلتا ہے کچھ
ساری منت اور خوشامد لے اثر ہی جائے گی

جب بگاڑا تھا مقدر نے بگڑتے ہی گئے
یہ سمجھتے ہیں کبھی بگڑی سنور ہی جائے گی

آج کالج کی ملی تھی منچلی اِک شوخ چھوکری
کہتی تھی عاشق کو وہ مار گی یا مر ہی جائے گی

اے کرن تم نے بیٹھا کر (Lawn) لا کتنی بھول کی
[illegible] کی اکدن اسکو [illegible] ہی جائے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

نظم

میرے مولا نے بھی کیا پیدا کیا ہے آدمی
بنتے بنتے بن گیا قطرے سے دریا آدمی

ہے ترقی سائنس کی مغرب میں گو افلاک تک
معجزے مشرق میں دکھلاتا ہے کیا کیا آدمی

پہلے سوچیں کیا نتیجے بننے کا رکھتے ہیں منہ
جو بلانے لگ گئے نہرو کو چاچا آدمی

ہو گئیں بیکار سب فوجوں کی صف آرائیاں
سلطنت لیتا چلا کر کے ہے چرخا آدمی

ایک انسان بیٹھ پر ہوتا ہے گھوڑے کی سوار
لاد کر دو دو کو لے جاتا ہے رکشا آدمی

ناچ اب (Nataraj) نٹراج کا ناچو ذرا دکھلائی تم
مست ہو کر جشن دیدے گے تم کو سونا آدمی

دل سے دیتے ہیں دعائیں تم کو دیبائی تمام
[illegible] پیدا آدمی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

نگہہ کی دوڑ کے بس کی کہاں ہیں شوخیاں اسکی
سحر سے کم نہیں ہیں ناز اور انداز بھی اسکے

جو ملتے ہیں تو کچھ گھل مل کے باتیں ایسی ہوتی ہیں
ہمارے بن گئے ہیں اب تو سارے راز بھی اسکے

بہت سمجھا رہا ہوں پر سمجھتا ہی نہیں کوئی
ہیں ایسے بے مروت جتنے ہیں ہمساز بھی اسکے

چھٹکتی چاندنی میں سیر دریا کر رہے ہوں جب
ہوں نغمے بھی اسی کے گیت اسکے ساز بھی اسکے

کرن ہم سے نہ ہوگی رد کبھی ناز برداری
جو کہوائیں شعر خود یا وہ اٹھائیں ناز بھی اسکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

دل کا سودا کر رہے ہیں حسن کے سرمایہ دار
تلنے والی ہے ترازو میں محبت دیکھنا

جام ہو لبریز مے سے اور ہو پہلو میں نگار
ہمنشیں تم چپکے چپکے میری صورت دیکھنا

آہ میری شعلۂ آتش فشاں بننے کو ہے
تھرتھرائیں گے فغاں میری پر بت دیکھنا

جب چمن کی سیر کرنے آئے گا وہ گلبدن
آ بنی پھولوں کی اور کلیوں کی شامت دیکھنا

لے رہے ہیں ہم مزہ بوسۂ لب جب تیرے ہمدم
تھرمامیٹر سے ذرا میری حرارت دیکھنا

ہے مزہ شوخی میں یا سنجیدگی میں اے کرن
چاہتا ہوں چھیڑ کر انکی شرارت دیکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

غزل

اک اک ادا پہ مرتے ہیں جسکے ہزار لوگ — اس خوش روش کے عشق میں کیوں بیقرار ہو

رنگینیوں میں اپنی وہ کرلے چھپے جو جذب — قوس قزح کی جیت ہو اور میری ہار ہو

ایسی کہاں سے لاؤں طبیعت قلندری — دل کی خوشی نہ ہو نہ غم روزگار ہو

کیونکر ہو وہ بتائیے دنیا میں نیک نام — کمزوریوں کا جو کوئی انسان شکار ہو

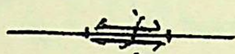
کیوں ناحق چھیڑتے ہو ہنستے ہو میرے حال پر — یہ چاہتا ہوں دور نہ میرا خمار ہو

بھولے سے بھی آجائیں میرے گھر میں وہ کرن

وہ دن خوشی کا کیسی اے پروردگار ہو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل



دورِ ماضی کے رہنے والو تم
دورِ حاضر کی بات کیا جانو

کن حسینوں کے ساتھ گذری ہے
ہجر کی ساری رات کیا جانو

کتنی میٹھی ہے کیسی دلکش ہے
پیار کی اسکے بات کیا جانو

گالیاں کر کے کہہ رہا تھا رقیب
ہیں یہہ قند و نبات کیا جانو

ساتھ دولھے کی دُم کے ہو لیے
آج کل کی برات کیا جانو

پینے والوں کو آج واعظ نے
کیا کہا واہیات کیا جانو

رِند مشرب ہو تم کرن آخر
تم بھلا ذات پات کیا جانو



CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(شاہان اُودھ کے دور کا ایک مضمون)

عرصہ ہوا ایک انگریزی کتاب میں نے راجہ شام لعل راجونت کے کتب خانہ سے لی تھی جس میں سے کچھ مضمون کے انتخاب کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کیلئے پیش کیا جاتا ہے

"جسکو پیا چاہے وہی سہاگن"

اکتوبر ۱۸۲۸ء

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"جسکو پیا چاہے وہی سہاگن"

اکتوبر سنہ ۱۸۴۸ء

یہہ خط ابھی میری ایک دوست خاتون کے پاس سے آیا ہے جو لکھنو میں مقیم ہیں یہہ ایسا انوکھا اور دلچسپ مضمون ہے کہ اس کا اقتباس مجھے کرنا ہی پڑتا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ گزشتہ ۱۰ اکتوبر کو شاہ اودھ کی تخت نشینی کی یادگار تھی میں اس رسم کو دیکھنے گئی تھی جس کو دیکھنے کا پہلے کبھی مجھے اتفاق نہ ہوا تھا جس سے مجھے بڑی مسرت ہوئی لیکن سب سے زیادہ پر لطف بات یہہ ہے کہ بیگم سے ہماری ملاقات ہوئی جتنی بیویاں چچی پھوپھی خالہ تھیں سب ہمارے استقبال کیلئے یہاں موجود تھیں بوڑھی بیگم جو بادشاہ کی والدہ ہیں سب سے بلند مرتبہ رکھتی ہیں اور انھیں کے محل میں ہمارا خیر مقدم کیا گیا دوسری بیگمات گویا ہماری طرح انکی مہمان تھی۔ زنانہ کے اندر جا کر میں نے دیکھا جو میرے لئے ایک نہایت دلچسپ نظارہ تھا کیونکہ میں نے کبھی اس سے پہلے زنانہ کا اندرونی حصہ نہیں دیکھا تھا اور اتنی عورتوں کو ایک جگہ پر جمع ہوتے ہوئے دیکھنے کا بھی کبھی موقع نہیں ملا تھا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان کا ایک ایک کر کے شمار کیا جائے تو ہزاروں ہی کی نوبت پہنچے گی عورتیں ہمارے تمام چہام کو اٹھا کر لے گئیں۔ ایک پلٹن عورتوں کی جن کے ہاتھوں میں سونے چاندی کی عصائیں تھیں اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور مردانہ وردیاں زیب تن تھیں دروازہ کے دو رویہ صف باندھے کھڑی تھیں۔ ان کے علاوہ حبشی غلام اور خواجہ سرا بکثرت نظر آرہے تھے، بوڑھی بیگم نہایت سادہ لباس میں تھیں زیور یا جواہرات نہ ان کے جسم پر تھے اور نہ ایک نہایت حسین بادشاہ مرحوم کی بیگم کے تن پر کیونکہ یہہ دونوں بیوہ تھیں۔ لیکن بادشاہ وقت کی بیگمات ایسی سجی دھجی تھیں کہ الف لیلہ کی پریاں نظر آرہی ہیں۔ حقیقت میں ان میں سے ایک تو اتنی خوبصورت تھی کہ مجھے لالہ رخ کے لباس عروسانہ کی یاد دلا رہی تھی۔ میں نے کبھی اتنی حسین خاتون نہ کالی نہ گوری رنگت والی اس سے پہلے دیکھی تھی۔ اس کے نقش و نگار مکمل تھے۔ ایسی آنکھیں اور بھوئیں میں نے تمام عمر کہیں نہیں دیکھیں یہہ بادشاہ کی چاہتی بیگم ہیں اور ابھی ایک دو مہینے بیاہ کو ہوتے ہیں۔ سن کوئی چودہ سال کا ہوگا۔ چھوٹا قد اور چھوٹے چھوٹے سڈول ہاتھ پاؤں شرم و حیا کی پتلی معلوم ہو رہی تھی۔ اگر تم اسکو دیکھ پاتیں تو مسحور ہو جاتیں یہہ عورت کیا ہرنی ہے اُسنے سنہری اور سرخ تار بانے کا لباس پہنا تھا اور مانگ میں موتی پروے تھے جو شانوں پر بڑی بڑی لڑیوں میں چوٹیوں کیساتھ لٹک رہے تھے۔ پیشانی پر ٹیکہ تھا جس میں بڑے بڑے صراحی دار موتی اور زمرد آویزاں موتی آنکھوں کے اوپر ڈھلکتے ہوئے بڑے دلکش معلوم ہوتے تھے۔ اور پر ایک کلغی ٹکی ہوئی تھی جس میں سے موتیوں کی لڑیاں بالوں کے اوپر سے گئے سرخ پر باندھی گئی تھیں۔ کانوں میں بالیاں تھیں اور موتی اور زمرد کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

جھکے ناک میں نتھ جنمیں گول موتی اور زمرد تھے، اسکے علاوہ بیش قیمت ہار وغیرہ جسکی تفصیل بیان کرنا مشکل ہے۔ لمبی آستین جو کہنیوں کے پاس کھلی ہوئی تھیں۔ گھیردار لہنگا اور چست جامہ زیب تن تھا جو صرف گلے کے پاس کھلا ہوا تھا۔ جب خراماں خراماں یہہ بیگم چلتی تھیں تو کئی لونڈیاں پشواز کو سنبھاتی ہوئی پیچھے پیچھے چلتی تھیں۔ ہردم خواصیں کھڑی رہتی تھیں کہ وقتاً فوقتاً موتیوں کو جو عنابی زرین دوپٹے میں الجھ جایا کرتے تھے۔ سلجھاتی رہتیں جب میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی تو تم بہت یاد آئیں تم یہہ نظارہ دیکھکر بہت خوش ہوتیں اس حسین عورت سے تمام محل کی بیگمات رشک کرتی ہیں کیونکہ یہہ بادشاہ اور بادشاہ کی والدہ کی منظور نظر ہے۔ دونوں نے ملکر اسکو بادشاہان دہلی کا خطاب یعنے "تاج محل" عطا کیا ہے حقیقت میں نورمحل بھی اس سے زیادہ کیا حسین ہوگی۔

دوسری نئی بیگم تقریباً یورپین ہے لیکن تاج محل سے اس کا رنگ زیادہ گورا نہیں ہے اسنے ایک ہیروں کا تاج سر پر پہنا ہوا تھا جس میں ایک ہیرے کا ہلال اور کلغی لگی ہوئی تھی۔ یہہ خاتون ایک یورپین سوداگر کی لڑکی ہے اور زنانہ میں رہنے کے ہر طرح لائق ہے کیونکہ زبان فارسی اور ہندوستانی خوب بولتی ہے اور بادشاہ کو انگریزی کی تعلیم دیتی ہے اگرچہ جب ہم نے اس سے انگریزی میں بات چیت کرنے کی کوشش کی اس نے کہا کہ میں اب تو انگریزی بھول گئی ہوں۔ شاید بوڑھی بیگم سے ڈرتی ہوگی کیونکہ وہ ہماری باتیں سن رہی تھیں اور جب ہم نے اس سے یہہ سوال کیا کہ زنانہ میں رہنا تم کو پسند ہے تو اس نے بڑی شان سے کہا ہاں ... بیگم کی وجہ سے اس کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دل میں حسد پیدا ہو گیا ہے کیونکہ یہہ بیٹھی تو ایک ہی صوفہ پر تھیں مگر ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہوئیں۔ اب تم بیگمات کے تذکرہ سے ضرور تھک گئی ہو گی اور میں بھی لکھتی لکھتی تھک گئی ہوں۔ شاہزادوں کی ماں بوڑھی بیگم کے محل میں ہم سے ملنے کیلئے نہیں آئیں۔ بیگم ملکہ زمانی کو ملنے کیلئے ہم اسی کے محل میں گئے یہہ آخر کو ولیعہد کی ماں ہیں اور وقتاً فوقتاً اپنے شوہر کی گوشمالی کرتی رہتی ہیں۔ دہلی کی شاہزادی کو جس سے بادشاہ کی نسبت ہوئی تھی اور پھر شادی بھی ہوئی تھی ہم نے نہیں دیکھا اسیر شاہی عتاب ہے اور وہ محل میں نظر بند ہے۔ بوڑھی بیگم نے ہم سے بات چیت کی اور اسکو بڑا ہی تعجب ہوا۔ جب ہم نے تاج محل کی یورپین بیگم سے زیادہ تعریف کی کیونکہ اس کو وہ ہمارا ہم وطن سمجھتی تھی مجھے یہہ دیکھکر کہ وہ اور ہندوستانی عورتوں کی طرح بڑی رغبت کے ساتھ پان چباتی ہے بڑا تعجب ہوا۔ اوپر کا خط اسقدر دلچسپ اور لکھنؤ کے حالات سے معمور ہے کہ اسی لیڈی کے دوسرے خط کا اقتباس ذیل میں دینا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔

"تم نے کرنل گارڈنر کا نام ضرور سنا ہو گا اسکی شادی ایک ہندوستان کی شاہزادی سے ہوئی ہے اگلے دن وہ لکھنؤ آیا ہوا تھا اسکی بہو ہمارے اودھ کے بادشاہ کی (منکوحہ بیگم کی) حقیقی بہن ہے۔ کرنل گارڈنر بیگم کے والد سے ملنے کے لئے آیا تھا جس کا نام مرزا سلیمان شکوہ ہے جو دہلی کا شاہزادہ اور ۲۵ بچوں کا باپ ہے جس میں سے ۱۲ لڑکے اور ۱۳ لڑکیاں ہیں کبھی تم نے اولاد کی اتنی کثرت سنی ہو گی غریب باپ اسوقت بالکل مفلس و نادار ہے ۵ پانچہزار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی پنشن جو اسکو سرکار سے ملتی ہے مکفول ہے اپنے مشہور و معروف داماد بادشاہ اودھ سے اسکی کچھ ان بن ہوگئی ہے اسلئے کرنل گارڈنر یہاں آیا ہے کہ اسکو دہلی پہنچا دے تاکہ وہاں پر اسکی بسر اوقات کا کچھ انتظام ہوسکے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ ۷ لڑکیوں کی منگنی دہلی کے ۷ شاہزادوں کے ساتھ کردی گئی گویا لڑکیوں کو ٹھکانے لگادیا۔ کرنل گارڈنر جو قدیم وضع اور خیال کا نہایت شریف آدمی ہے پچاس سال کے پہلے فرانس میں تعلیم پاتا رہا اس نے ان محلات کا حال لکھا ہے وہ مجملاً یہہ ہے کہ ۱۰۰ درجہ مقیاس الحرارت میں پانسو عورتوں کے درمیان میں وہ سویا کرتا تھا، انگریز بیگم ایک دوغلے انگریزی افسر کی بیٹی ہے۔ اس کی ماں نے اپنے پہلے شوہر کے مرجانے کے بعد ایک ہندوستانی سپاہی سے شادی کرلی اس کی ایک بہن تھی یہہ دونوں لڑکیاں اپنی ماں کے ساتھ رہا کرتی تھیں اور زمین پر کشیدہ نکال کر زندگی بسر کرتی تھیں یہہ دونوں معمولی شکل وصورت کی تھیں بریں ہمہ انہوں نے اپنی تصویر بادشاہ کے پاس بھیجی جس سے خوش ہوکر بادشاہ نے ان میں سے ایک سے شادی کرلی جب بہت سی دولت اس کے ہاتھ آئی اس نے اپنے سوتیلے باپ کو خزانہ دار بنادیا اور اپنی ماں اور بہن کے نام منصب جاری کرادئیے''

مندرجہ ذیل حالات بیگمات کے ایک شخص نے مجھے دئیے ہیں جس کے متعلق اگر یہہ معلوم ہوجاتا کہ اسی نے اس راز کا افشا کیا ہے تو اس کی سزا موت تھی اس نے مجھے یہہ ہدایت کی تھی کہ میں اسوقت اس کا کسی سے تذکرہ نہ کروں ورنہ یہہ ممکن تھا کہ وہ اودھ پہونچ کر اسے ختم کرادیا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

(سلطانہ بوا) ملکہ شہزادہ والاشان مرزا محمد سلیمان شکوہ کی بیٹی تھیں۔ جو اکبر شاہ شہنشاہ دہلی کے حقیقی بھائی تھے۔ شادی ہوتے ہی یہہ کس مپرسی کی حالت میں ڈال دی گئیں اور بیس روپیہ یومیہ منصب قرار پایا جو بعد میں چلکر دو ہزار روپیہ ماہوار کر دیا گیا لیکن یہہ آجکل بالکل نظر بند ہیں خاندانی ملازمین سب برخاست کر دیئے گئے نہ کوئی بادشاہ اور نہ بادشاہی خاندان کا کوئی فرد ان سے ملتا ہے اور نہ ہی انکو کسی کو ملنے کی اجازت ہے۔ رزیڈنٹ کی لیڈی نے مجھ سے کہا کہ وہ بڑی حسین عورت ہے اتنی حسین عورت اس نے آج تک نہیں دیکھی۔ میں نے بھی سلطانہ بوا کی بہن کو دیکھا ہے جس سے اسکا اندازہ غلط نہیں معلوم ہوتا ملکہ کی عمر اسوقت ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہے اور شادی کو شاید پانچ سال کا عرصہ ہوا۔

مرزا سلیمان شکوہ اس کا باپ لکھنؤ میں یوسف الدولہ کے زمانہ سے رہتا تھا اور مجبور کیا گیا تھا کہ اپنی بیٹی بادشاہ وقت کے عقد میں لائے۔ مہر کروڑ اسلئے قرار پایا اور باپ کو پانچ ہزار روپیہ منصب مقرر ہوا جو ادا نہیں کیا جاتا تھا وہ ماہ جون ۱۸۲۶ء میں لکھنؤ چھوڑنے پر مجبور ہوا۔

ملکہ زمانی دوسری بیگم رمضانی ایک چرکٹے (فیلبان) کی بیوی ہے جسکو تیس روپیہ ماہوار وظیفہ مل رہا ہے اور موضع سانڈی میں ملازم ہے۔ اس عورت کے تعلقات ایک حجام کے ساتھ ہو گئے تھے اس نے اپنے شوہر کو چھوڑ دیا اور مرزا جواد علی بیگ کے گھر میں ملازم ہو گئی گھر کا کام کاج کرتی تھی اور دانہ دلتی تھی۔ آٹھ آنے ماہوار اور خوراک ملتی تھی اس کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بڑا لڑکا تیلوا اسی زمانہ میں پیدا ہوا۔ دوسری اولاد لڑکی تھی۔ اس زمانہ میں
موما جاہ فریدوں بخت محل میں تولد ہوا حکیموں کے مشورہ سے رمضانی کی
بیوی بچہ کی دایہ ملازم ہوئی اس کی عمر اسوقت چالیس سال کی ہوگی۔ قد
لمبا سیاہ فام لیکن اس نے بہت ہی جلد بادشاہ پر ایسا قابو پالیا کہ
بادشاہ نے اس سے نکاح کرلیا اور وہ خطاب عطا کیا جو شہنشاہ فرخ سیر
کی بیٹی اور شہنشاہ محمد شاہ کی بیگم کو ملا تھا (ملکہ زمانی) ماہوار پچاس لاکھ
کی جاگیر عطا ہوئی اور پچاس ہزار ماہوار کا خرچ خزانہ سے ملتا تھا اس
کا بیٹا تیلوا تین برس کا تھا جب اس نے ملازمت اختیار کی لیکن بادشاہ نے
اس لڑکے کو اپنا وارث قرار دیکر (کیوان جاہ) کا خطاب
عطا کیا بادشاہ کی پانچ بیگمیں ہیں سب سے چھوٹی بیگم اور
چاہتی کا حال مجھے جسقدر معلوم ہے وہ یہ ہے کہ نواب مہدی نے اپنا اثر زائل
ہوتا ہوا دیکھ کر ایک طوائف کو پال لیا اور بیٹی بنا کر بادشاہ کو نکاح کرلینے کی
ترغیب دی اسکا نام غوثیہ ہے اگرچہ یہ عورت خوبصورت نہیں ہے بادشاہ
پر کافی اثر رکھتی ہے۔ یہ عورت صرف ۱۴ مہینہ کے پہلے لکھنؤ میں پچیس روپیہ
مجرے پر آتی اور ناچتی تھی۔

انسان کا کچھ اعتبار نہیں وہ تاج محل جس کا میں نے گذشتہ اوراق
میں تذکرہ کیا ہے اب پس انداز کردی گئی ہے اور اسکی جگہ غوثیہ نے لے لی
ہے تاج محل نے شراب پینا شروع کردیا ہے اور اس کے محل میں سب شاہی
میخوار جمع ہو جایا کرتے ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہم دوسرے دن کچھور دیپنچے مسٹر جمیس گارڈنر نے جس سے پہلے ملنے کا اتفاق نہ ہوا تھا ہمارا استقبال کیا باپ سے بہت مشابہہ تھا اور مغلائی لباس پہنے ہوئے تھا جسکے پہننے کا وہ عادی تھا۔ ان کے یہاں بھی دو مکان ہیں باہر کے مکان میں یہ لوگوں سے ملاقات کرتا ہے اور کاروبار کرتا ہے اور چار دیواری کے اندر بیگم رہتی ہیں جسکے اوپر چوکی پہرہ دن رات لگا رہتا ہے مسٹر جمیس گارڈنر کی شادی نواب ملکہ ہمانی بیگم کے ساتھ ہوئی تھی جو شہنشاہ اکبر شاہ کی بھتیجی اور مرزا سلیمان شکوہ کی بیٹی تھی جو آگرہ میں رہتے تھے۔ مجھے زنانہ پھاٹک سے لے گئے جہاں پر تین نہایت پیارے بچے دو لڑکے اور ایک لڑکی مسٹر جمیس گارڈنر کی مغلائی سلک اور اطلس کے لباس میں جن پر کارچوب کا سنہری اور روپہری کام بنا ہوا تھا دوڑتے ہوئے آکر مجھ سے ملے۔ یہہ بڑے پیارے اور خوبصورت بچے تھے مجھے چھوٹی لڑکی کو بے پردہ دیکھکر تعجب ہوا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ چھہ سال کی عمر تک لڑکیاں پردہ نہیں کرتی تھیں اور انکو لڑکوں کے ساتھ کھیلنے کودنے کی اجازت تھی۔ پالکی سے اترکر ہم صحن میں داخل ہوئے اور جوتے اتار دیئے کیونکہ پاس ادب اس کی اجازت نہ دیتا تھا کہ جوتے پہن کر ہم بیگم کے حضور میں جائیں۔ خود مسٹر گارڈنر بھی اپنی بیوی کے روبرو کبھی جوتے پہن کر جانے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ بیگم جس وقت ہم داخل ہوئے ایک چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھیں جب میرا تعارف کرایا گیا تو بیگم نے مجھ سے مصافحہ کیا اور انگریزی میں مجھ سے خیروعافیت دریافت کی۔ یہہ صرف اتنا ہی انگریزی بول سکتی تھیں۔ بیگم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیمار اور سُست نظر آ رہی تھیں شاید افیون کے استعمال کا سبب ہوگا۔ میں نے ملکہ بیگم کے حُسن کی اتنی تعریف سنی تھی کہ مجھے ذرا تعجب سا ہوا اس کے لمبے اور چمکتے ہوئے بال سیدھی مانگ دو چوٹیاں آگے اور ایک پیچھے لٹک رہی تھی۔ لباس سلک کے پاجامہ پر دو شالہ اوڑھ رکھا تھا گلا اور بازوں پر جڑاؤ زیور تھا۔ جس کمرہ میں بیگم نے ہم سے ملاقات کی وہ اس کا معمولی کمرہ تھا جس میں وہ اکثر سویا کرتی تھیں فرش پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی اس کمرہ میں ایک چارپائی کے سوائے کوئی دوسرا فرنیچر نہ تھا۔ دو تین خواصیں پیچھے کھڑی ہوئی پردوں کے پیچھے جھل رہی تھیں۔ دوسری مورچھل ہلا رہی تھیں۔ تھوڑی افیون لائی گئی جس میں سے بڑا حصہ تو بیگم نے کھا لیا اور مٹر کے دانے کا نصف حصہ اپنے بچوں کو کھلا دیا یہ خود بھی بہت افیون کھاتی ہیں اور اپنے بچوں کو چھ سال کی عمر تک افیون کھلاتی ہیں۔

زنانہ میں مجھ کو جو تاریخ معلوم ہوئی وہ یہہ ہے کہ ملکہ بیگم مرزا سلیم یعنی اکبر شاہ کے بھائی کی بیوی اپنے بہن سے ملنے آئیں جو اودھ کی خوبصورت بیگم تھیں شاہ اودھ ملکہ کی محبت میں گرفتار ہو گئے اور اس کی مرضی کے خلاف محل میں روک رکھا۔ کرنل گارڈنر کو یہہ بات بادشاہ کی پسند نہ آئی وہ ملکہ کو اپنے ساتھ لکھنؤ سے لے آیا اور اپنے محل میں اپنی بیگم کی حفاظت میں رکھا۔ مسٹر جیمس گارڈنر ملکہ بیگم کو دیکھتے ہی اس پر عاشق ہو گیا اور محل سے لے بھاگا کرنل گارڈنر اس بات سے بہت ناراض ہوا اور اپنے لڑکے سے قطع تعلق کیا بہت بُول چال بند رہی مگر دو سال تک اسی طرح جنگلوں میں یہہ دونوں بسر کرتے رہے جب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ایک دن جمیس گارڈنر نے جسکی تمام کوشش اپنے باپ کو منانے میں رائیگان ہو چکی تھی اپنے باپ کو کشتی پر سوار ہو کر جاتے ہوئے دیکھ کر پانی میں اپنے آپ کو ڈال دیا اور اسکی طرف یہہ کہتا ہوا تیرتا ہوا چلا کہ اگر کرنل گارڈنر اس کو اپنی کشتی میں سوار نہ کرے گا تو وہ ڈوب کر اپنی جان دیدیگا، کرنل گارڈنر جب تک کہ اس کا بیٹا تھک کر چور چور نہ ہو گیا برابر دیکھتا رہا آخر اس کو محبت پدری نے مجبور کر دیا کہ اپنے بیٹے کو ڈوبنے سے بچائے

درد عشق کے کشیدم کہ میرس
زہر ہجر کے چشیدم کہ مپرس

ع ہم نے دل صنم کو دیا پھر کسی کو کیا

(یہہ اشعار اصل کتاب سے نقل کئے گئے ہیں جو انگریزی میں طبع ہوئی ہے)

ملکہ بیگم کو مرزا سلیم نے طلاق دیدیا اور جمیس گارڈنر کے ساتھ باضابطہ اس کا نکاح ہو گیا۔ باہر کے مکان میں ہم نے مسٹر گارڈنر کے ساتھ کھانا کھایا کھانا معمولی تھا اور بہت لذیذ تھا، کھانے کے دوران میں دو ڈش بیگم کی طرف سے آئے جو خاص پر مہمانوں کے لئے بھیجے گئے تھے مجھ سے خواہش کی گئی تھی کہ میں چکھوں۔ تیمور یہ خاندان کی بیگمات کو اپنے کھانے پکانے پر ناز ہوا کرتا تھا۔ یہہ کھانے اسقدر مختلف اور دوسرے کھانوں سے افضل تھے کہ جب کبھی اس طرح کے کھانے لائے جاتے ہیں بڑے شوق اور رغبت سے ان کو کھایا کرتی تھی۔ آہستہ سے میرے کان میں یہہ کہا جاتا تھا کہ یہہ "اندر سے آیا ہے" بجائے اس کے کہ یہہ کہا جاتا کہ "بیگم نے بھیجا ہے" کیونکہ یہہ خلاف آداب تھا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شام کے وقت ہم زنانہ میں واپس ہوئے اور ایک بڑے دالان میں ہمارا استقبال ہوا جو آٹھ دوہرے ستونوں پر کھڑا ہوا تھا۔ سفید فرش بچھا ہوا تھا متعدد برنجی چراغدان رکھے ہوئے تھے ہر ایک چراغدان میں تقریباً سو سو چراغ ہوں گے۔ وسط دالان میں ایک قالین بچھایا گیا تھا جس پر گدی اور تکیہ بیگم کے لئے سجایا گیا تھا۔ ملاقاتیوں کیلئے سادہ کامدار تکیئے رکھ دیئے گئے تھے ہمارے آنے کے تھوڑی دیر بعد ملکہ بیگم کمرہ میں داخل ہوئیں بالکل ایک چھلاوہ معلوم ہوتی تھی چہرہ بالکل دکھائی نہ دیتا تھا اس پر دوپٹہ اوڑھا ہوا تھا ایک یوروپین کی نظر میں اس کی چال ڈھال اور بناؤ سنگھار نہایت حیرت انگیز تھا۔ وہ اپنے دوپٹہ کو کسی قدر اپنے چہرہ سے ہٹا کر گدی پر بیٹھ گئی اور ہم سے باتیں کرنے لگی۔ اُف وہ کیسی خوبصورت معلوم ہو رہی تھی بے انتہا خوبصورت۔ میں نے ملکہ کی خوبصورتی کی تعریف پہلے سنی تھی مگر آج آنکھوں سے دیکھ لیا۔ دنیا میں ایسی خوبصورت عورتیں کم ہوتی ہیں۔ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں اور ان میں سرمہ پڑا ہوا جیسے آم کی پھانکیں بڑی پیشانی ستوان ناک پتلے ہونٹ دانتوں پر مسی لگی ہوئی۔ لمبا قد سڈول ہاتھ پاؤں جو نہایت دلفریب تھے۔ ملکہ کے روبرو طشتریوں میں مٹھائیاں چنی ہوئی جسے چاء اور کافی کے ساتھ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ ملکہ نے کافی نوش کی حقہ پاس رکھا ہوا تھا جس کا کش کبھی کبھی لگا لیا کرتی تھی۔ اس نے کمال مہربانی کے ساتھ اپنا حقہ مجھے کش لگانے کیلئے عنایت کیا۔ میں نے حقہ ہاتھ میں لیا ہی تھا کہ نگہ جو میرے پاس ہی تھی جست لگی ہوئی تھی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ریشمی جالی کی بنی ہوئی تھی جس پر کشیدے کا کام ہو رہا تھا، دوسری کرتی ڈھیلا لباس جس کے آستین نہیں ہوتے جو رانوں تک لٹکتا رہتا ہے۔ جو جالی۔ کریپ یا وائلے کی سلی ہوئی ہوتی ہے اور اسپر بھی کشیدے کا کام بھروان ہوتا ہے۔

تیسرا پاجامہ جو کمخواب یا اطلس کا ہوتا ہے جو کمر میں چست اور گاؤدم پھولا ہوا اور پنکھے کی طرح پاؤں کی طرف چست ہوتا چلا جاتا ہے اسکا گھیر ۸ گز ۵ انچ ہوا کرتا ہے پاجامہ کے کناروں پر سنہری گوٹ ٹکی ہوئی ہوتی ہے۔

چوتھا۔ دوپٹہ جو نہایت خوشنما اور عورتوں کے لئے دنیا میں سب سے زیادہ موزون لباس ہے۔ یہ جسم کو چھپاتا نہیں بلکہ اسکی خوبصورتی کو اور دوبالا کر دیتا ہے جیسے ہلکے ہلکے بادل زیور اس کے اندر سے برابر چمکتے رہتے ہیں۔ چوٹی میں موتی اور جواہرات گوندھے ہوئے تھے گلے میں موتیوں اور زمرد کے ہار ہاتھوں میں جڑاو پہنچیاں انگوٹھیاں نازک پاؤں میں جڑاو توڑے اور انگوٹھوں میں سونے کے چھلے ناک میں بڑی نتھ جس میں بڑے بڑے موتی اور یاقوت تھے جو سہاگ کی نشانی ہے۔

بچپن میں ملکہ کو اردو اور فارسی کی تعلیم دیگئی تھی مگر شادی کے بعد توجہ ہٹ گئی موسیقی کی تعلیم نہایت متبذل سمجھی جاتی ہے اور اسی طرح ناچ اعلیٰ خاندانی بیگمات نہیں سیکھتیں۔ ملکہ نے انگلستان میں تعلیم نسوان کے متعلق مجھ سے چند سوالات کئے اور مجھ سے یہ سن کر کہ کتنا وقت وہاں پر لڑکیوں کو پیانو۔ موسیقی اور رقص کی تعلیم میں صرف کرنا پڑتا ہے سخت تعجب ہوا کیونکہ وہ اس فن کو نہایت ذلیل اور خلاف تہذیب تصور کرتی تھی۔ مسٹر کارونز کی رائے ... جاتا ہے ... ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جس میں نیل کی کاشت ہوتی ہے جس میں تمام ہندوستانی کام کرتے ہیں اس کو
اپنے کاروبار میں بیگم مشورہ دیتی ہیں۔ لونڈیاں اور کنیزیں اس کے اردگرد بیٹھی
رہتی ہیں جن کو وہ ہدایات دیتی رہتی ہے وہ اس کا لباس تیار کرتی ہیں۔ افیون
کھانے اور آرام سے سونے میں بہت سا وقت صرف ہو جاتا ہے بعض اوقات
لونڈیاں اس کے حکم پر دیگچیاں اور چاندی کی ہانڈیاں لے کر آتی ہیں اور انگیٹھیوں
پر کوئی نہ کوئی لذیز پکوان بناتی ہیں۔ اس کا شوہر بڑے فخر کے ساتھ اس کا ذکر کیا
کرتا ہے کیونکہ یہ تاتاری خاندان تیموریہ کی شہزادی ہے۔ مجھے رہنے کے لئے
زنانہ کی چاردیواری میں ایک کمرہ مل گیا جس سے مجھے ان کے حالات کا مشاہدہ
کرنے کا اچھا موقع مل گیا پہلے پہل تو میں عطر گلاب کی خوشبو سے گھبرا گئی مگر رفتہ
رفتہ میں اس کی عادی ہو گئی مسلمان مرد ہو یا عورت مختلف قسم کے عطر کا استعمال
بڑے شوق سے کرتے ہیں اور بہت بڑی مقدار میں عطر گلاب عطر موتیا اور خس کا
زنانہ میں خرچ تھا۔ کنیزیں مجھے عجیب الخلقت سمجھ کر میرا تماشہ دیکھا کرتی تھیں۔
بیگمات کو اکثر کنیزیں کہانیاں سنا کر سلایا کرتی تھیں۔ کرنل گارڈنر کی شادی
نواب متمزل النساء بیگم خاندان نواب کیمبے سے ہوئی تھی جو ایک بارہ دری
میں اپنے لواحقین اور خواصوں کے ساتھ رہتی تھیں۔ بیگم نے ہم کو بلا بھیجا کرنل
گارڈنر نے میرا تعارف کرایا بیگم نے اٹھ کر مجھے اپنے گلے لگایا اور فرانسیسی
رسم ملاقات کی طرح میرا بوسہ لیا اور ایک مسند پر بیٹھ گئیں ہم لوگ سادہ
گدیوں پر بٹھائے گئے بیگم چھوٹے سے قد کی بہت زندہ دل خاتون ہیں،
موتی۔ ہیرے یاقوت سے لدی ہوئی تھیں۔ پشواز پہنا ہوا تھا جو لال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بنارسی مشجر کا بنا ہوا تھا۔ ریشمی پائجامہ اور بنارسی سُرخ دوپٹہ (تار بانے کا)
سامنے ایک طلائی حقہ رکھا تھا جس میں چار نیچوان تھے قالین کا فرش تھا جس
پر سفید چاندنی بچھی ہوئی تھیں اور فرشی شمعدان رکھے ہوئے تھے۔

دوسرے کمرے میں ۷ ایکٹریس مختلف قسم کے ساز موسیقی لئے بیٹھی بجا رہی
تھیں جن میں سے بعض ناچتی بھی جاتی تھیں۔ اس خاندان کی بیگمات ہمارے
بائیں طرف بیٹھی ہوئی تھیں۔ جن میں سے ایک ہینگا بی بی (Hinga Bibi)
صاحبہ تھیں جو آلسن گارڈنز کی بیوہ بہن جو کرنل گارڈنز کا بڑا بیٹا تھا۔ اس کی
بڑی بیٹی ہرمز کی شادی مسٹر اسٹیوارٹ ولیم گارڈنر ۲۸ دیسی انفنٹری کے افسر
سے ہوئی تھی جو امیر الجر فرانسس گارڈنر کا بیٹا اور کرنل گارڈنز کا رشتہ دار تھا۔
دُوسری لڑکی سُوسن جسکو شیبھا بیگم یہاں موجود نہیں تھی اسکی منگنی دہلی کے شاہزادے
سے ہو چکی تھی اور وہ پردہ میں رہتی تھی ان کے پانوں کے پاس جمیس گارڈنز
کے دو لڑکیاں جو پہلی بیوی سے تھیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ بڑی کا نام السٹرا تھا
(ستارہ صبح) جو پندرہ سال کی تھی نہایت گوری خوبصورت گول چہرہ لیکن
سب سے زیادہ اس کی ملنساری اور شیریں گفتاری تھی اس کو کرنل گارڈنز
سب سے زیادہ پیار کرتا تھا۔ بڑی پیاری لڑکی تھی۔ دوسری لڑکی (ستارہ شام)
السیٹر اسے رنگت میں کم لیکن خوش مزاج اور خوبصورت تھی۔ ان کی صورتیں
بھی بیگم کی طرح تاتاری چہرہ والی تھیں اور آنکھیں بھی مغلوں کی سی تھیں تاہم
دونوں خوبصورت اور دلفریب تھیں۔

مہمان حقہ پی رہے تھے اور پان کھا رہے تھے میرے لئے بھی ایک نہایت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نفیس گلوری تیار کی گئی جس کو میں نے پہلی مرتبہ کھایا اور بہت پسند کیا۔ شام ہونے کے بعد بیگم نے برخاست ہونے کی اجازت دی پان اور عطر گلاب سے ہماری تواضع کی گئی اور عرق گلاب چھڑکا گیا۔ ہم سلام مؤدبانہ طریقہ سے کرنے کے بعد رخصت ہوئے۔ بیگم کے دروازہ پر چالیس سپاہی دن رات پہرہ دیتے رہتے ہیں۔

(شہنشاہ مرحوم دہلی)

مرزا سلیمان شکوہ شاہ عالم کا بیٹا اور اکبر شاہ کا بھائی کثیر الاعیال تھا۔ دو بیٹیاں اسکی نہایت شہرہ آفاق تھیں ان میں سے ایک ملکہ ہمانی بیگم کی شادی مرزا سلیم اکبر شاہ کے بیٹے سے ہوئی جس کے طلاق کے دوبارہ اسکی شادی مسٹر جیمس گارڈنر سے ہوئی۔ سلطانہ بوا دوسری بیٹی کی شادی نصیر الدین حیدر بادشاہ اودھ سے ہوئی۔ مرزا انجم شکوہ کی نسبت جو مرزا سلیمان شکوہ کا بیٹا ہے اور ملکہ بیگم کا علاتی بھائی ہے سوسن گارڈنر سے ہو چکی ہے۔ کرنل گارڈنر اس بات سے سخت ناراضامند تھا کہ اس کی پوتری کی شادی نوجوان شاہزادے سے ہو لیکن بوڑھی بیگم کے اصرار پر اس کو مجبوراً رضامند ہونا پڑا۔ ذرا دولہن کی تعریف ملاحظہ ہو۔ سوسن گارڈنر یا زنانہ میں جس نام سے یہ مشہور ہے شبیہ بیگم آگرہ کے لوگوں میں بڑی خوبصورت مشہور ہے اور کرنل گارڈنر کے پاس اس کے لئے بہت سے پیام آچکے ہیں ولایتی اور ہندوستانی نوجوان کے اس کی عمر ۲۰ سال کی ہوگی ان کا چہرہ زرد پڑ گیا ہے جس کو اس کے خوشامدی گورا رنگ بتاتے ہیں لیکن مجھے اسکے سادہ اطوار ہی زیادہ پسند آئے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

دولہا انجن شگوہ جس کی عمر ۲۰ سال کی ہے نہایت خوبرو جوان ہے اس کی سیاہ زلفیں شانوں پر لٹکی ہوئی بڑی بڑی چمکدار آنکھیں خوشنما چہرہ گندمی رنگ میانہ قد خشخشی داڑھی مونچھیں اور قلم بہت بھلے اور مردانہ معلوم ہوتے تھے۔ اس کے اور تین بھائی نہایت بدوضع اور بداخلاق تھے۔ سلیمان شگوہ نے روپیہ دینے سے انکار کر دیا ہے اس لئے شادی کا پورا بار کرنل گارڈنر کے سر پر پڑیگا۔ دوطرفہ شادی کے اخراجات اسی کو کرنے ہونگے۔ نوجوان شہزادے کو صرف ۱۰۰ سو روپیہ ماہوار منصب ملتا ہے ہندوستان کی عورتیں بھی عجیب ہوتی ہے ان کی ساری زندگی کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ شادی بڑے ٹھاٹھ کی ہو۔ تمام زندگی اسی کا ذکر کرتی رہتی ہے۔ بیگم کو اس بات کی بڑی تشویش رہتی تھی کہ کوئی چھوٹ نہ جائے۔ اگر کہیں ایسی فروگذاشت ہو گئی تو لوگ کہیں گے کہ اچھی شادی کی باوجود اسقدر روپیہ خرچ کرنے کے بھی بدنامی کا ٹھیکرا ملا۔ ۱۲ مارچ کو رسومات کا آغاز ہوا۔ اولاً دولہا کی بارات میں مسٹر جمیس گارڈنر ملکہ بیگم۔ مسٹر بی۔ مسز لا وغیرہ چار میل کے فاصلہ پر جا کر خیموں میں ٹھیرے اُدھر دائوں میں کرنل گارڈنر اس کی بیگم دولہن اور بیبیں خاص گنج میں ٹھیرے۔ باہر کے مکان میں والنٹائن گارڈنر اور دوسرے انگریزی مہمان اور نواب صاحب کیمبے (cambay) تھے ان لوگوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا بہت عجیب معلوم ہوتا تھا۔ جو تمام مغلائی لباس میں ملبوس رہتے تھے۔ تقریباً ۴ بجے ملکہ بیگم دولہن کے کپڑے لے کر جلوس کے ساتھ آئیں جو دولہا کی طرف سے آتے ہیں۔ جلوس میں ہاتھی رتھ اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھوڑے تھے (بیل گاڑیاں) پالکیاں اور گھوڑے۔ تنو اکشتیاں لوگ سروں پہ اٹھائے ہوئے جس میں دولہن کے کپڑے اور مٹھائیاں بیسن وغیرہ تھا۔ ملکہ بیگم پردہ کی پالکی میں سوار ہو کر آئیں۔ میں نے شمیمہ بیگم کو سلام کیا اور دولہے والوں کا استقبال کیا۔ چھوٹے درجہ کی عورتیں سلام نہیں کرتی بلکہ قدم بوسی عرض کرتی ہیں رخصت کے وقت بھی اسی طرح اجازت چاہتی ہیں۔ کشتیاں جس میں تحائف تھے جلوس کے ساتھ لونڈیوں نے اٹھا لیئے کرنل گارڈنر کی بیگم اور ملکہ بیگم کے رُوبرو رکھے گئے دولہن کے آگے رکھدیئے گئے دولہن ایک چارپائی پہ ایک شال اوڑھے بیٹھی زار و قطار رُو رہی تھی۔ میں نے خیال کیا کہ شاید اسکو واقعی رنج ہوگا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ رُونا بھی ایک رسم ہے۔ ملکہ بیگم نے ایک چاندی کا کٹورا لیا اور اس میں صندل تیل اور ہلدی گھول کر دولہن کو سر سے بالوں تک لگایا جس سے وہ پیلی ہو گئی اس کے بعد پھر اس کو اتار کر کٹورے میں اور تیل ڈالکر دولہا کے پاس بھیجدیا یہی تیل اور صندل دولہا کو چڑھایا جائیگا۔

اشعار

اک دکانوں پہ نئی چیز نظر آتی ہے
نیچے چولی کے اُبھرنے کیلئے چھاتی ہے
اندھی تقلید سے مجبور رہیں ہم لوگ بھی کچھ
اک بھی رُو رہی یورپ سے بلا آتی ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غزل

اہاہا مسکراتے مسکراتے آرہے ہیں وہ
نظر پڑتے ہی مجھ پر کس لئے شرما رہے ہیں وہ

وہ مجھ سے پھیر کر منہ کر رہے ہیں غیر سے باتیں
میرا صبر آزمانے کیلئے ترپا رہے ہیں وہ

سوال وصل کی تو بات ہی کچھ دور پڑ ٹھیری
جو مانگا میں نے بوسہ کسقدر اترا رہے ہیں وہ

کھڑے ہیں بام پر کچھ اس ادا سے کھول کر گیسو
جو انکو دیکھ لیتا ہے اُسے ترسا رہے ہیں وہ

گرانؔ لیکو کھلا سر ہے نہ چھتری نہ سایہ ہے
بلا کی دھوپ ہے دیکھو اکیلے جا رہے ہیں وہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri